REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R. N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ۔ نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم ۔ وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

REGD. NO. P/GDP-5.

جلد ۳۵ — شمارہ ۱۰

ولقد نصرکم اللّٰہ ببدرٍ وانتم اذلۃ

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر:- خورشید احمد انور
نائبین:- شکیل احمد طاہر ۔ سید و سیم احمد عجب شیر

شرح چندہ
سالانہ ۳۶ روپے
ششماہی ۱۸ روپے
ممالک غیر بذریعہ بحری ڈاک ۱۲۰ روپے
فی پرچہ ۷۵ پیسے

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۳ر امان (مارچ)۔ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیرِ اشاعت کے دوران لنڈن سے بذریعہ ڈاک ملنے والی اطلاعات مظہر ہیں کہ :-

" اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور انور بخیریت ہیں اور جماعتی دینیہ کے سر کرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں " ۔ الحمد للہ ۔

احباب کرام توجہ اور التزام کے ساتھ اپنے جان و دل سے محبوب آقا کی صحت و سلامتی اور مقاصدِ عالیہ میں فائز المرامی کے لئے دردِ دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

● -- حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت و سلامتی اور برکتوں سے معمور طویل زندگی کے لئے احباب کرام دعائیں جاری رکھیں ۔

● -- قادیان ۲ر امان (مارچ)۔ مرکزی ہدایات کی روشنی میں مخالفت کے اس نازک دورِ ابتلاء میں خصوصی دعاؤں اور صدقات کی تحریک بھی کی گئی ہے ۔ آج نفلی روزہ بھی ہے ۔

● -- جملہ درویشانِ کرام بخیریت ہیں ۔ الحمد للہ ☆

۲۴ر جمادی الثانی ۱۴۰۶ھ — ۶ر امان ۱۳۶۵ ہش — ۶ر مارچ ۱۹۸۶ء

لوکل انجمن احمدیہ قادیان کے زیرِ اہتمام

صد سالہ جشن پیشگوئی مصلح موعود رضٰ

۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی پیشگوئی مصلح موعود رضٰ ایک سو سال پورے ہونے پر شاندار تقریبات!

قادیان میں لوکل انجمن احمدیہ کے زیرِ اہتمام جشن بڑی شان سے منایا گیا!!

رپورٹ مرتبہ مکرم مولوی عبد القادر صاحب دہلوی سیکرٹری تبلیغ لوکل انجمن احمدیہ قادیان

سیدنا حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی مسیح موعود و مہدی معہود علیہ السلام کے دعویٰ ماموریت کے بعد جب آپ کی دعوت عام ہوئی تو ہر مذہب والے آپ کے مدمقابل آئے۔ اور آپ سے مخاطب ہونے لگے۔ اور قادیان میں رہنے والے ہندو بھائیوں نے بھی آپ سے نشان نمائی کا مطالبہ کیا۔ جس پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ فرمائی۔ اور ہوشیارپور و لدھیانہ کا سفر اختیار کیا۔ اور وہاں چلہ کشی کی۔ اور بہت تضرعات۔ عاجزی۔ انکساری سے دعائیں کیں۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کی ان دعاؤں کو قبول فرمایا۔ اور بشارت دی کہ آپ کی ذریت ونسل سے ایک ایسا لڑکا پیدا ہوگا جو جیہہ ذہین۔ فہیم۔ دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پُر کیا جائے گا۔ اور اس کے ذریعہ خدا کی ہستی کا ثبوت ملے گا۔ کلام اللہ کا مرتبہ۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بزرگی۔ اسلام کی عظمت و سربلندی۔ کے کام انجام پائیں گے۔ وہ مسیحی نفس ہوگا۔ رُوح القدس کی برکت سے حصہ پائے گا۔ خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ اور وہ دنیا کے کناروں تک شہرت پائے گا۔

آپ نے اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر اس پسر موعود کی پیدائش کی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو پیشگوئی فرمائی۔ چنانچہ الٰہی بشارت کے مطابق یہ پسر موعود، مصلح موعود، سیدنا "محمود" ۱۲ر جنوری ۱۸۸۹ء کو پیدا ہوئے۔ اور جلد جلد بڑھے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے وصال کے بعد قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر ہوئے۔ آپ ۱۹۱۴ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضٰ کی وفات کے بعد مسند آرائے خلافت ہوکر باون سال تک غلبۂ اسلام کے لئے عظیم الشان کارہائے نمایاں انجام دیتے رہے۔ اور پیشگوئی مصلح موعود میں مندرج تمام اوصاف کے مرقع ثابت ہوئے۔ اور اپنی ذہانت۔ فہم و فراست۔ علوم ظاہری و باطنی کے ذریعہ شہرۂ عالم ہوگئے۔

اللہ تعالیٰ سے اطلاع پاکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسلام کی عظمت و سربلندی کے لئے پسر موعود۔ مصلح موعود کی پیدائش کی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کو پیشگوئی فرمائی تھی جس پر ۲۰ر فروری ۱۹۸۶ء کو سو سال پورے ہوئے۔ اس لئے امسال یوم مصلح موعود خاص اہمیت کا حامل تھا۔ اس موقعہ پر محترم ناظر صاحب اعلیٰ قادیان نے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آمدہ ہدایات کی روشنی میں ایک سرکلر لیٹر تمام جماعتہائے احمدیہ ہندوستان کو بھجوا کر اس یوم کو خصوصی طور پر منانے کی ہدایت فرمائی۔ سرکلر میں مندرج ذیل کے امور کی انجام دہی مقامی جماعت احمدیہ قادیان نے بھی کرنی تھی :-

۱۔ منارۃ المسیح اور صدر انجمن احمدیہ و ذیلی تنظیمات کے دفاتر پر اور گھروں میں، احباب ۲۰ر فروری ۱۹۸۶ء کی رات کو چراغاں کریں۔

۲۔ ۲۰ر فروری کو مزارِ مبارک حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام پر اجتماعی دُعا۔

۳۔ ۲۰ر فروری کو جلسہ یوم مصلح موعود خصوصی شان سے منایا جائے۔ اور جلسہ گاہ کو تبلیغی بینرز سے سجایا جائے۔

(آگے مسلسل صفحہ ۳ پر)

جماعتِ احمدیہ کے مرکزی وفد کی جناب وزیرِ اعظم ہند سے ملاقات

جناب راجیو گاندھی وزیرِ اعظم ہند سے جماعتِ احمدیہ کے مرکزی وفد کی ملاقات۔ استدعا پر ۱۸ر فروری کی شام کو ہمیں ان کے پرائیویٹ سیکرٹری کی طرف سے بذریعہ تار اطلاع موصول ہوئی کہ ملاقات کا وقت ۲۰ر فروری کو ساڑھے تین بجے بعد دوپہر مقرر ہوا ہے۔ ملاقاتیں ۷۔ ریس کورس پر واقع پرائم منسٹر کی کوٹھی پر حسبِ انتظام مختلف لان میں ہوتی ہیں۔ ہر ایک کے پاس وہ خود تشریف لاتے ہیں۔ ملاقاتی وفود میں دوسرے نمبر پر ہمارے وفد کی ملاقات ہوئی۔ حسبِ مطالبہ وفد کی فہرست دہلی پہنچتے ہی دے دی گئی تھی۔ قائدِ وفد مکرم شیخ عبد الحمید صاحب عاجز (ناظر تعلیم و ناظر جائداد) نے اپنے ساتھیوں کا تعارف کرایا جن کے اسماء یہ ہیں :-

۱۔ مکرم چوہدری سعید احمد صاحب (ایڈیشنل ناظر امور عامہ)۔ ۲۔ مکرم مولوی بشیر احمد صاحب دہلوی (ناظر دعوۃ و تبلیغ) ۳۔ مکرم سید تنویر احمد صاحب (مشیر قانونی)۔ ۴۔ مکرم عبد الحمید صاحب ٹاک (صوبائی صدر تبلیغی منصوبہ صد سالہ جوبلی)

اس اوّلین ملاقات میں پہلے اُن کے ساتھ اُن کی والدہ مسز اندرا گاندھی صاحبہ کی وفات کے حادثہ پر تمام جماعت احمدیہ کی طرف سے تعزیت کی گئی۔ اس کے بعد اُن کی خدمت میں جماعت کی طرف سے میمورنڈم پیش کرتے ہوئے حکومتِ پاکستان کے ANTI AHMADIYYA آرڈیننس کے خلاف ہیومن رائیٹس کمیشن میں جماعتِ احمدیہ کی شکایت کے متعلق حکومتِ ہند کے نمائندہ کی تائید کی درخواست کی گئی۔ جماعتِ احمدیہ کے امن پسند اصولوں اور جملہ بانیانِ مذاہب کی عزت و احترام کے نظریہ کی وضاحت کی گئی اور یہ عرض کیا گیا کہ بیرونی ممالک سے قادیان آنے والے زائرین کے لئے آمد و رفت کی سہولت کی ہدایات جاری کی جائیں۔ کیونکہ عرصہ تین سال سے اس میں مشکلات چلی آرہی ہیں۔ نیز مرکز قادیان کی بین الاقوامی اہمیت کے مدِ نظر اس قصبہ کی ڈیولپمنٹ کی طرف خصوصی توجہ دینے کی درخواست کی گئی تاکہ باہر کے ممالک سے آنے والے زائرین حکومت کے اقدامات کے متعلق اچھا اثر لے کر جائیں۔ آپ نے ہماری جملہ معروضات کو خندہ پیشانی سے سُنا۔ آخر پر جناب وزیرِ اعظم صاحب کی خدمت میں وفد کی طرف سے قرآن مجید کا ایک انگریزی نسخہ پیش کیا گیا۔ (باقی دیکھئے صفحہ ۲ پر)

مالک صلاح الدین ایم۔اے پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر:- صدر انجمن احمدیہ قادیان ☆

۴۔ اس عظیم الشان پیشگوئی کے ظہور کے مقام پر جا کر دُعا کرنے کی غرض سے ایک وفد ہوشیار پور بھجوایا جائے۔ یہ وفد ۱۹ر فروری کو جائے اور شام تک واپس قادیان آجائے۔

۵۔ ذیلی تنظیمیں انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ کھیلوں اور علمی و معلوماتی مقابلہ جات کا اہتمام کریں۔

۶۔ لجنہ اماء اللہ بھی مذکورہ بالا ہدایات کے مطابق اپنا پروگرام طے کرے۔

۷۔ اس موقع پر صدر انجمن احمدیہ کی طرف سے تمام احمدی ساکنین قادیان کے گھروں میں کھانا زردہ پلاؤ بھجوایا جائے۔

مذکورہ بالا ہدایات کی روشنی میں مقامی جماعت احمدیہ قادیان نے امیر صاحب مقامی کی ہدایات کے مطابق یہ پروگرام طے کیا کہ پیشگوئی مصلح موعود ایک ہمہ گیر پیشگوئی ہے۔ اور ایک ہی دن میں اس کے مختلف پہلوؤں پر پوری شرح و بسط سے روشنی نہیں ڈالی جا سکتی۔ اس لئے مناسب ہے کہ اس موقعہ پر ایک ہفتہ مصلح موعود منانے کا پروگرام بنایا جائے۔ اور روزانہ ایک تقریر پیشگوئی کے کسی ایک پہلو پر ہو جایا کرے۔ اور آخری روز ۲۰ر فروری کو ایک تقریر ہو۔ جس میں پیشگوئی کے وہ پہلو جن پر پہلے مقررین کی تقاریر میں کسی حد تک تشنگی رہ گئی ہو بیان ہو جائیں۔ نیز چونکہ ۲۰ر فروری کو لجنہ اماء اللہ کا الگ بھی جلسہ ہوتا ہے، ہر روز لجنہ کی ممبرات بھی استفادہ کریں گی۔ اور آخری روز مردانہ جلسہ میں ایک تقریر ہو کر باقی وقت لجنہ اماء اللہ کے اجلاس کے لئے اور خدام و اطفال کے ورزشی مقابلہ جات کے لئے بچ جائے گا۔ نیز یہ بھی طے پایا کہ لجنہ اماء اللہ قادیان اگر چاہیں تو پردہ کا انتظام کرکے مردوں میں سے بھی ایک تقریر زنانہ جلسہ میں ہو جائے۔

اس پروگرام کے مطابق لوکل انجمن احمدیہ قادیان نے اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجا لاتے ہوئے شکرِ نعمت کے اظہار کے لئے ۱۵ر فروری سے روزانہ جلسہ منعقد کرکے پیشگوئی مصلح موعودؓ کے تعلق میں تقریری پروگرام کا آغاز کیا۔

۱۵ر فروری کو پہلا اجلاس زیرِ صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ قادیان بعد نمازِ عصر مسجد اقصیٰ میں منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی ظہیر احمد صاحب خادم نے پیشگوئی کا متن پڑھ کر سنایا۔ اس کے بعد مکرم مولوی عبدالحق صاحب فضل نے پیشگوئی کا تاریخی پس منظر اور اس کی اہمیت۔ پیشگوئی میں مندرج الٰہی بشارت۔ حضرت مصلح موعودؓ کے اوصاف و مناقب جمیلہ اور آپؓ کی زندگی و کاموں کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ اجلاس کے اختتام سے قبل صدر صاحب جلسہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی کے چند ایمان افروز واقعات سنائے۔ اور بعد دُعا اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرے دن ۱۶ر فروری کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں زیرِ صدارت محترم چوہدری عبدالقدیر صاحب ناظر بیت المال خرچ جلسہ منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی محمد کریم الدین صاحب شاہد نے "حضرت مصلح موعودؓ کے عہد میں رُونما ہونے والے فتنے اور اُن کا عبرتناک انجام" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے منکرینِ خلافت۔ مستریوں اور احرار وغیرہ کے فتنوں کا جائزہ اور اُن کا عبرتناک انجام پیش کیا۔ اجلاس کے اختتام پر صدر اجلاس نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کے وصال پر پیغامیوں کے فتنہ اور بیعتِ خلافتِ ثانیہ کے حالات سُنا کر دُعا سے جلسہ برخاست کیا۔

تیسرا اجلاس مورخہ ۱۷ر فروری کو بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں زیرِ صدارت شیخ عبدالحمید صاحب عاجز ناظر تعلیم و جائیداد منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم و نظم کے بعد مکرم مولوی محمد انعام صاحب غوری مدرس مدرسہ احمدیہ نے بعنوان "حضرت مصلح موعودؓ کی بابرکت تحریکات۔ تحریک جدید اور وقفِ جدید" فرمائی۔ اور ان تحریکوں کے ذریعہ تبلیغِ اسلام میں رُونما ہونے والے ہمہ گیر انقلاب کا بڑی تفصیل سے ذکر کیا۔ اور پھر صدارتی خطاب کے ساتھ دُعا کے بعد جلسہ اختتام پذیر ہوا۔

چوتھا اجلاس مورخہ ۱۸ر فروری کو زیرِ صدارت محترم مولانا بشیر احمد صاحب فاضل ناظر دعوت و تبلیغ قادیان بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ تلاوتِ قرآن کریم اور نظم کے بعد مکرم مولوی بشیر احمد صاحب طاہر مدرس مدرسہ احمدیہ نے بعنوانِ ذیل بڑی پُرمغز تقریر فرمائی۔ "وہ صاحبِ شکوہ اور عظمت اور دولت ہوگا اور زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ آپ کی تقریر بڑی شرح و بسط کی حامل تھی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی زندگی پر اپنے مشاہدات سے چند واقعات سُنا کر دُعا کے ساتھ جلسہ برخاست کیا۔

پانچواں اجلاس مورخہ ۱۹ر فروری کو زیرِ صدارت محترم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد بعد نمازِ عصر مسجد مبارک میں منعقد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم اور نظم کے بعد محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ قادیان نے حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے چیدہ واقعات محبت، حسنِ سلوک اور عفو کے اپنی تقریر میں بیان فرمائے۔ آپ نے ان عنوانات کے تحت حضورؓ کی پاکیزہ زندگی سے کثیر واقعات سُنا کر ایمانوں کو جلا بخشی۔ آخر میں محترم صدر صاحب نے اختتامی خطاب فرمایا۔ بعد ازیں دُعا پر جلسہ ختم ہوا۔

مورخہ ۲۰ر فروری کو آخری اجلاس صبح نو بجے مسجد اقصیٰ میں زیرِ صدارت محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے ناظر اعلیٰ قادیان منعقد ہوا۔ اس روز موسم ابر آلود تھا اور موسم میں خاصی خنکی تھی۔ مسجد میں محرابوں اور برآمدہ کے دروں میں پردے لگا کر جلسہ گاہ کو آراستہ کیا گیا تھا۔ اس اجلاس میں تلاوتِ قرآن کریم مکرم مولوی عبدالکریم صاحب ملکانہ نے کی۔ نظم "محمود کی آمین" عزیز سفیر احمد صاحب شمیم نے پڑھی بعد ازیں مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب، ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے "سیرت حضرت مصلح موعودؓ پیشگوئی مصلح موعود کے آئینہ میں" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔ آپ نے نہایت احسن رنگ میں ایک جچا تُلا تقریر کی۔ اجلاس کے آخر میں محترم صدر صاحب جلسہ نے اپنے ذاتی مشاہدات کی روشنی میں سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی سیرت کے نہایت ایمان افروز واقعات سُنائے۔ صدر محترم کی تقریر پچاس منٹ تک جاری رہی۔ اور گیارہ بجے دُعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اور اس طرح جلسوں کا سلسلہ ۲۰ر فروری تک جاری رہا۔

پروگرام کے مطابق ذیلی تنظیموں انصار اللہ۔ خدام الاحمدیہ۔ اطفال الاحمدیہ۔ لجنہ اماء اللہ کے علمی مقابلہ جات اور کھیلوں کے پروگرام بھی مرتب کئے گئے تھے۔ جو ۱۵ر فروری سے شروع ہو کر ۲۰ر فروری تک ہوتے رہے۔

۱۹ر فروری کو دو بسوں اور ایک جیپ گاڑی پر مشتمل قافلہ جو ۱۳۱ احباب و خواتین پر مشتمل تھا اس عظیم الشان پیشگوئی کے ظہور کے مقام پر ہوشیار پور بھی دُعا کے لئے گیا۔ قافلہ صبح آٹھ بجے احمدیہ ایریا قادیان سے روانہ ہوا۔ جیپ میں محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب و محترمہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ اور چار دوسرے افراد تھے۔ دو بسوں کے ذریعہ خواتین و احباب تشریف لے گئے۔ بسوں میں جگہ نہ ہونے کے باعث کچھ دوست پرائیویٹ سواریوں سے بھی ہوشیار پور پہنچے۔ کچھ دوست موٹر سائیکل اور سکوٹرز کے ذریعہ بھی تشریف لے گئے۔ اس طرح ہوشیار پور تشریف لے جانے والے احباب کی تعداد مندرجہ ذیل ہو گئی:-

مرد انصار و خدام	خواتین	اطفال	کل میزان
۷۶	۵۰	۵	۱۳۱

بسوں کا قافلہ قریباً بارہ بجے ہوشیار پور پہنچا۔ جیپ اور سکوٹر سوار وہاں بسوں سے پہلے ہی پہنچ چکے تھے اور مصروفِ دُعا تھے۔ یہ صرف محض للٰہی سفر تھا، اس لئے راستے میں احباب و خواتین اللہ تعالیٰ کی حمد و ثناء اور ذکر و اذکار کرتے ہوئے گئے۔ اور پھر ہوشیار پور پہنچ کر پندرہ پندرہ کی تعداد میں اس مقدس کمرہ میں دُعا کے لئے جاتے اور دو دو نفل ادا کرتے تھے۔ اور صرف دینی مقاصد کے لئے دُعائیں کی گئیں۔ نوافل اور دُعاؤں سے فارغ ہو کر احباب جو اپنا اپنا کھانا ہمراہ لائے ہوئے تھے۔ سب نے کھانا کھایا۔ اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں باجماعت ادا کی گئیں۔ اور اس کے بعد اس مقدس کمرہ اور صحن میں احباب و خواتین نے اجتماعی دُعا کی۔ اس موقعہ پر کچھ فوٹوز بھی لئے گئے۔ ہوشیار پور میں جتنے وقت رہے سب دوست مصروفِ دُعا رہے۔ اور اپنے ان قیمتی لمحات کو یادِ خدا میں اور اسلام کی سربلندی اور جلد غلبۂ اسلام کے لئے دُعائیں کرتے رہے۔ وہاں کے غیر مسلم حضرات اور صاحبِ مکان پر بھی ہماری عبادت اور اس مقدس جگہ کی زیارت کا گہرا اثر ہوا۔ پھر وہاں سے قافلہ ساڑھے تین بجے شام روانہ ہوئے۔ قریباً سات بجے قادیان پہنچ گیا۔

مورخہ ۱۵ر فروری بروز ہفتہ مکرم مولوی سعادت احمد صاحب جاوید کو ہوشیار پور بھجوایا گیا تا کہ وہ مالکِ مکان وغیرہ سے مل کر اجازت حاصل کریں کہ مورخہ ۱۹ر فروری کو ہمارے ساٹھ ستّر افراد مقدس کمرہ میں دُعا کر سکیں۔ چونکہ مالکِ مکان تو باہر ہوتے ہیں۔ اس لئے مولوی صاحب موصوف نے کرایہ داران جن کی بزازی کی دُکان ہے سے مل کر (باقی صفحہ ۱۱ پر)

وزیرِ اعظم ہزایکسیلنسی سے ملاقات — بقیہ صفحہ اوّل

اس موقعہ پر سرکاری فوٹوگرافر نے گروپ فوٹو بھی لیا۔

ملک کے بعض اخبارات مثلاً ٹریبیون انگریزی۔ ملاپ اُردو اور پنجاب کیسری ہندی کی ۲۱ر فروری کی اشاعت میں احمدیہ وفد کی ملاقات کی خبر شائع ہو چکی ہے۔

احبابِ جماعت دُعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس ملاقات کے بہترین نتائج برآمد فرماوے۔ آمین ❊

ملک صلاح الدین
ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ قادیان

خطبۂ جمعہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۳ فتح (دسمبر) ۱۳۶۴ ہش / ۱۹۸۵ء بمقام مسجد فضل لندن

> سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا یہ پُر درد اور بصیرت افروز خطبۂ جمعہ کیسٹ کی مدد سے احاطۂ تحریر میں لاکر ادارہ مسند (؟) اپنی ذمہ داری پر ہدیۂ قارئین کر رہا ہے ——— (قائم مقام ایڈیٹر)

تشہد و تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور نے مندرجہ آیات قرآنیہ کی تلاوت فرمائی:-

إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ يُرَاءُونَ النَّاسَ وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ ۔ لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ ۚ وَمَن يُضْلِلِ اللَّهُ فَلَن تَجِدَ لَهُ سَبِيلًا ۝

پھر حضور نے فرمایا:-

سورۂ نساء کی آیت ۱۴۳ - ۱۴۴ یہ دو آیات جو میں نے پڑھی ہیں ان میں بعض ایسی نمازوں کا ذکر ہے جو خدا کی بارگاہ میں قبولیت نہیں پاتیں اور ردّ کر دی جاتی ہیں۔ پس قرآن کریم جہاں مقبول نمازوں کا تفصیل سے ذکر فرماتا ہے اور ان کی صفات کھول کھول کر بیان کرتا ہے وہاں مردود نمازوں کا حال بھی بہت کھول کر بلاشک و شبہ بڑی تفصیل سے بیان فرماتا ہے ان نمازوں میں سے جو ردّ کر دی جاتی ہیں جو فائدے کی بجائے نقصان پہنچاتی ہیں جن کے متعلق یہاں تک بھی فرمایا کہ وَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ہلاکت ہو ان لوگوں کے لئے جو ایسی نمازیں پڑھتے ہیں۔ یعنی نمازیں رحمت کی بجائے لعنت ڈالتی ہیں اپنے پڑھنے والے پر۔ ان نمازوں کی تفصیل جہاں جہاں بھی ملتی ہے ان میں دو شرطیں بڑی نمایاں دکھائی دیتی ہیں۔

یہ آیات جو میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہیں ان میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ الْمُنَافِقِينَ يُخَادِعُونَ اللَّهَ وَهُوَ خَادِعُهُمْ۔ منافق انسان اللہ کو دھوکا دینے کی کوشش کرتا ہے مگر درحقیقت خدا کی تقدیر اسے دھوکا دیدیتی ہے اور جس ذریعہ سے وہ خدا کو دھوکا دینا چاہتا ہے وہ ذریعہ اس پر اُلٹ پڑتا ہے۔ وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قَامُوا كُسَالَىٰ۔ ان لوگوں کی ایک علامت یہ ہوتی ہے کہ جب بھی وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں سستی اور کاہلی کے ساتھ کھڑے ہوتے ہیں ان میں فروتنی نہیں پائی جاتی۔

ان میں جوش اور ارادہ اور ذوق نہیں پایا جاتا

يُرَاءُونَ النَّاسَ وہ لوگوں کو دکھاتے ہیں ریاکاری کے جذبے کی خاطر نمازیں ادا کرتے ہیں وَلَا يَذْكُرُونَ اللَّهَ إِلَّا قَلِيلًا اور جہاں تک یادِ الٰہی کا تعلق ہے ان کی نمازیں عملاً یادِ الٰہی سے خالی ہوتی ہیں مُّذَبْذَبِينَ بَيْنَ ذَٰلِكَ۔ وہ دو باتوں کے درمیان تذبذب میں پڑے رہتے ہیں یعنی دنیا اور خدا کے مابین لَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ وَلَا إِلَىٰ هَٰؤُلَاءِ نہ وہ اِدھر کے رہتے ہیں نہ وہ اُدھر کے رہتے ہیں نہ دنیا ہی کے ہوتے ہیں نہ خدا کے ہو جاتے ہیں اور جسے اللہ گمراہ ٹھہرا دے تو اس کے لئے پھر کوئی حق پانے کی راہ نہیں پائے گا کوئی راستہ نہیں دیکھے گا جس کے ذریعہ وہ ہدایت پا سکے۔

ان آیات میں جن نمازوں کے متعلق بڑا شدید انذار پایا جاتا ہے جب بعض مومن قرآن کریم کی ان آیات سے گزرتے ہیں تو لرز جاتے ہیں۔ اور انسان یہ سوچنے پر مجبور ہو جاتا ہے کہ اکثر انسانوں کی نمازیں کسالی کی حالت تو بہت کثرت کے ساتھ ملتی ہے۔ خواہ ریا کا پہلو اس میں ہو یا نہ ہو لیکن ہلاکت کے جن کیڑوں کا ذکر ہے ان میں

کسالی کا کیڑا

یعنی ایسی حالت میں نماز پڑھتے ہیں کہ وہ کاہلی اور سستی اور غفلت اور بے توجہگی کا شکار ہو جاتے ہیں یہ تو بڑی کثرت سے عام ملتے ہیں اس لئے کیا ایسی نمازیں انسان کو فائدے کی بجائے نقصان تو نہیں پہنچائیں گی۔ کیا بہتر نہیں ایسی نمازوں سے کہ انسان ان نمازوں کو ترک کر دے اور اس خطرے کی راہ سے گزرے ہی نہ جہاں خود نمازیں انسان پر لعنتیں ڈال رہی ہیں۔ یہ خیال درست نہیں یہ اندیشہ محض ایک واہمہ ہے اور امر واقعہ یہ ہے کہ قرآن کریم نے کسالی کی حالت کو یُرَاءُونَ کی حالت کے ساتھ باندھ کر ہر جگہ اس مضمون میں ایک ہی قسم کی روش اختیار فرمائی ہے۔ کہیں ایک جگہ بھی محض غفلت کی حالت میں نماز پڑھنے کو وہ گناہ اور جرم قرار نہیں دیا۔ جس کے نتیجے میں نماز انسان کو ہلاکت کی طرف لے جائے۔ خیالات کی یورش کے نتیجے میں کہیں بھی قرآن کریم نے ذکر نہیں فرمایا کہ ایسے شخص کی نماز لازماً ردّ کر دی جائے گی اور وہ گناہ کا موجب بنے گی۔

بعض جوڑے مل کر ایک مکمل مضمون بناتے ہیں

اور جہاں جہاں بد نمازوں کا ذکر ہے مُہلک نمازوں کا ذکر ہے وہاں آپ ریا اور غفلت کا جوڑا اکٹھا پائیں گے۔ یعنی مجرم بنانے کے لئے نماز کو ان دو شرائط کا اکٹھا ہونا ضروری ہے۔

چنانچہ دوسری جو آیت جس کی میں نے تلاوت کی تھی اس میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ ہلاکت ہو ان نمازیوں پر لعنت پڑے ان نمازیوں پر الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ وہ جو اپنی نمازوں سے غفلت اختیار کرتے ہیں اور پھر بغیر تردد کے بغیر روک کے بغیر عطف ڈالے فرمایا الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ یعنی ان غفلت کرنے والے نمازیوں پر لعنت ہو جن میں ریاء کا پہلو پایا جاتا ہے پھر فرمایا ایک اور آیت میں لَا يَأْتُونَ الصَّلَاةَ إِلَّا وَهُمْ كُسَالَىٰ وَلَا يُنفِقُونَ إِلَّا وَهُمْ كَارِهُونَ۔ اس پوری آیت میں بھی ایسے نمازیوں کا ذکر ہے۔ جو ریاکاری کی خاطر دل میں ایمان نہ رکھتے ہوئے بھی نمازیں ادا کرتے ہیں اور اُن میں یہ دو صفات پائی جاتی ہیں کہ وہ نمازیں غفلت کی حالت میں ادا کرتے ہیں اور خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز کرتے ہیں اور بہت بوجھ محسوس کرتے ہیں۔

پس پہلی بات تو یہ ذہن نشین کرنی چاہیئے کہ وہ مبتدی اور وہ سالک جو بے اختیاری کی حالت میں نماز کے مغز کو نہیں پا سکتا۔ اس کی رُوح کو نہیں پہنچ سکتا جس کو معلوم نہیں ہے کہ اس راہ میں کیسے چلنا ہے جو دیانتداری سے کوشش تو کرتا ہے لیکن ٹھوکریں کھاتا ہے گرتا پڑتا ہے۔

چاہتا ہے کہ محبوب کی منزل تک پہنچ جاؤں

لیکن بے اختیاری اور مجبوری کی حالت میں راستے کی ٹھوکروں کا شکار ہوتا رہتا ہے ایسے نمازی پر قرآن کریم نے کہیں بھی لعنت نہیں ڈالی۔ اور ایسی نماز کے مردود ہونے کے متعلق کوئی اعلان نہیں فرمایا بلکہ يُقِيمُونَ الصَّلَاةَ کی حالت بتا رہی ہے کہ مومن کی نمازوں کو یہ خطرات لاحق ہوں گے اور ہر وقت اپنی نمازوں کو کھڑا کرنے کی استقامت بخشنے کی کوشش کرتا رہے گا لیکن سوال یہ ہے کہ پھر وہ کیا طریق ہیں جن کے ذریعہ ہم اپنی نمازوں کو درست کریں اور جن کے ذریعہ ہماری نمازوں کا قبلہ درست ہو جائے اس کے لئے نماز سے باہر حل تلاش کرنے کی ضرورت نہیں ہے

وجود نماز کے اندر ان مسائل کا حل موجود ہے وہ شخص جو نیک نیتی سے اللہ تعالیٰ کی جانب اپنی توجہات مرکوز کرنی چاہتا ہے جو دیانت داری سے یہ کوشش کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ میری حاجات اور میری مناجات اور میری آرزوؤں اُمنگوں کا قبلہ بن جائے۔ ایسے شخص کے لئے خود نماز میں وہ نظام موجود ہے جو اس کے قبلے کو درست کرتا رہتا ہے اور اس کا قبلہ درست کرنے میں اس کا مددگار بنتا ہے۔

سب سے پہلے سب سے اہم بات جو قابلِ غور ہے وہ یہ ہے کہ

اللہ اکبر کی اتنی تکرار کیوں ہوئی

اور کیوں نماز کے ہر موڑ پر ہمیں اللہ اکبر کہنے کی ہدایت ہوئی۔ آغاز پر بھی اللہ اکبر اور پھر ہر حرکت جو نماز میں کی جاتی ہے سوائے سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ یا آخری السلام علیکم کے وہ تو نماز سے باہر لے جانے والی ہے اس لئے اس کا تعلق نہیں۔ سَمِعَ اللّٰہُ لِمَنْ حَمِدَہٗ کی ایک مختلف صدا کے علاوہ ہر حرکت پر اللہ اکبر کی صدا بلند کرنے کا حکم ملتا ہے وجہ یہ ہے کہ اللّٰہُ اکبر قبلہ نما ہے اللہ اکبر یہ بتاتا ہے کہ تمہارا قبلہ کس طرف تھا اور تمہیں کس طرف منہ کرنا چاہیئے کیونکہ انسان کی نماز میں جو مختلف وساوس اس کی توجہ پھیرتے ہیں مختلف خیالات جو اس کا رُخ خدا سے ہٹا کر دوسری چیزوں کی طرف بدل دیتے ہیں وہ کئی قسم کے ہیں مثلاً تفکرات ہیں۔ اب تفکرات کا تو منافقت سے کوئی تعلق نہیں ہر انسان کو تفکرات لگے ہوتے ہیں لیکن فرق صرف یہ ہے کہ جو دنیادار ہیں اور بہت ہی ابتدائی مبتدی ہیں یعنی بہت ہی شروع کے راہ چلنے والے اُن کے تفکرات زیادہ تر دُنیا کے تفکرات ہوتے ہیں اور نماز پر جگہ جگہ تفکرات پہرے لگا دیتے ہیں اور وہ خدا تعالیٰ کی طرف توجہ مبذول کرنے سے روکتے رہتے ہیں اور جو خدا کے زیادہ پاک بندے ہوں جو زیادہ اس راہ میں آگے چلنے والے ہوں اُن کو بھی بعض دفعہ تفکرات پریشان کرتے ہیں یہاں تک کہ قرآن کریم سے پتہ چلتا ہے کہ وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو بھی بعض اوقات

نماز کے دَوران عبادت کے دوران تفکرات آ کر گھیر لیتے تھے

لیکن وہ تفکرات دین کے تفکرات تھے وہ اللہ کے غم تھے اللہ کے راستے کی فکریں تھیں۔ پس انسان بہرحال انسان ہے اور خدا تعالیٰ کی راہ میں توجہ مرکوز کرنے کے لئے تفکرات ایک روک بنتے ہیں ایک اور فرق یہ ہے کہ مبتدی کے تفکرات اس کی نماز پر غالب آجاتے ہیں اور خدا کی راہ میں آگے بڑھنے والے یا نمازوں میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے والوں کے تفکرات پر وہ وجود غالب آجایا کرتے ہیں اور جھٹک کر ان تفکرات کو پھینک دیتے ہیں پس ہر موڑ پر جب آپ اللہ اکبر کی آواز بلند کرتے ہیں تو اللہ اکبر آپ کو بتاتا ہے کہ خدا سب سے بڑا ہے۔ تفکرات کی اس وجود کی نگاہ میں کوئی قیمت نہیں رہنی چاہیئے جس کا خدا سے تعلق ہے۔ تفکرات خواہ وہ دُنیا کے ہوں یا دین کے ہوں اللہ اکبر دل کو تسلی بھی دیتا ہے، حوصلہ بھی دلاتا ہے اور قبلہ بھی درست کرتا ہے فرماتا ہے کہ تفکرات کے نتیجے میں تمہیں خدا کی طرف رُخ کرنا چاہیئے اور تم خُدا کی طرف سے رُخ ہٹا کر تفکرات کی طرف رُخ کرنے لگے ہو۔

پس اللہ اکبر نماز کے لئے قبلہ نما ہو جاتا ہے پھر بعض دفعہ انسان کی آرزوئیں اس کی توجہ خدا کی طرف سے ہٹا دیتی ہیں کوئی سیر کا شوق رکھتا ہے کوئی کھیل کا شوق رکھتا ہے۔ کوئی دوستوں میں مجلس لگانے کا شوق رکھتا ہے کوئی ریڈیو کا شوق رکھتا ہے کوئی ٹیلی ویژن کا شوق رکھتا ہے کسی کو کتابیں پڑھنے کی عادت ہے کوئی دلچسپ کتاب پڑھتے پڑھتے نماز کا وقت آگیا کتاب اُٹھا کر نماز کی طرف بھاگا اور پھر کتاب نے وہ زنجیریں اس کو پہنا دیں اس کے خیالات کو نماز پڑھتے پڑھتے کتاب کا مضمون دوبارہ ذہن میں آنے لگتا ہے۔ بھوکے کو کھانے کی طرف توجہ نماز نہیں پڑھنے دیتی بار بار نماز میں یہ خیال آتا ہے کہ نماز ختم کروں تو میں کھانا کھاؤں۔ اکثر نمازوں میں کُسالی کی حالت انہی وجوہات سے پائی جاتی ہے یعنی وہ لوگ جو ارادتاً منافق نہ ہوں جو ارادۃً گنہگار نہ ہوں عملاً ان کی نمازیں بھی فی الحقیقت نفاق کا ایک رنگ تو ضرور پایا جاتا ہے یعنی

وہ رنگ جو بشری کمزوری سے تعلق رکھتا ہے

اور اس کے نتیجے میں بار بار دیگر توجہات انسان کا چہرہ اپنی طرف موڑ لیتی ہیں پس اللہ اکبر کی تکرار ہر ایسے موقعہ پر الگ الگ معنی لے کر آپ کے سامنے آئے گی اللہ اکبر بتائے گا کہ تم تو کہتے تھے کہ خدا سب سے بڑا ہے اب تمہیں کھانا سب سے بڑا لگ رہا ہے تم تو کہتے تھے کہ خدا سب سے بڑا ہے اب تمہیں ٹیلی ویژن سب سے بڑی لگ رہی ہے تم تو کہتے تھے خدا سب سے بڑا ہے اب تمہیں ریڈیو بہت بڑا لگنے لگ گیا ہے تم تو کہتے تھے خدا سب سے بڑا ہے اب فلاں کھیل تمہیں زیادہ بڑی لگنے لگی ہے۔ دوستوں کی مجلس زیادہ بڑی محسوس ہو رہی ہے تو نماز کا قبلہ درست کرنے کے لئے اللہ اکبر ایک حیرت انگیز کام دکھلاتا ہے۔ لیکن اس کے لئے جس کی توجہ اللہ اکبر کے مضمون کی طرف رہے کم سے کم ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل ہوتا ہے اس وقت اللہ اکبر کہنے کا ایک اور بہت اچھا فائدہ ہے بہت عظیم فائدہ ہے کہ حرکت انسان کو سوچوں سے بیدار کر دیا کرتی ہے حرکت انسان کو ایک مخمصے میں پھنسے ہوئے انسان کو

اچانک جھنجھوڑ کر بیدار کرتی ہے

ہلاتی ہے اور وہ بہترین وقت ہوتا ہے اُسے سمجھانے کا کہ تم جانا کسی اور طرف چاہتے تھے جا کسی اور طرف رہے ہو۔

پس اللہ اکبر کی تکرار اگر آپ سمجھ کر کریں تو نفسیاتی حالت بھی اُس وقت ایسی ہوتی ہے کہ انسان اس کے اثر کو زیادہ قبول کر سکتا ہے۔ پس جہاں تک اللہ اکبر کا تعلق ہے یہ نماز کا قبلہ درست کرتا ہے، جہاں تک نماز کا تعلق ہے یہ انسان کا قبلہ درست کرتی ہے نمازی کا قبلہ درست کرتی ہے اور اس کے نتیجے میں ایک اور بڑا فائدہ نفس کے تجزیئے کا حاصل ہو جاتا ہے۔ ہر انسان نماز کے قبلہ نما کے ذریعے یہ محسوس کر سکتا ہے کہ میری حقیقی توجہ کا مرکز کہاں تک خدا ہے اور کہاں تک دوسری خواہشات اور تمنائیں ہیں

"میری سرشت میں ناکامی کا خمیر نہیں"
(ارشاد حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

NO 75 FARAH COMMERCIAL COMPLEX
J.K. ROAD BANGLORE
PH. NO. 228666 PIN: 560002

محتاجِ دعا: اقبال احمد جاوید مع برادران جے این روڈ لائنز جے اینڈ ٹرانسپورٹر

کس حد تک میں دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا اہل ہوا ہوں اور کس حد تک نہیں ہو سکا۔ پھر خیالات مختلف حالتوں میں پکڑے جائیں گے۔ ہر اللہ اکبر کے وقت وہ شخص جس کی توجہ خدا کی طرف قائم نہیں وہ انسان اپنے خیالات کو مختلف حالتوں میں پکڑے گا اور اس وقت وہ صحیح اندازہ کر سکتا ہے کہ

میری اندرونی شخصیّت کیا ہے

کس حد تک میں خدا کا ہوں۔ کس حد تک میرے دعووں میں سچائی ہے۔ کتنی مجھ میں خامیاں ہیں اور کس نوع کی خامیاں ہیں۔ خدا کی راہ میں روکیں پیدا کرنے والے وساوس اور نفسانی شیاطین کون کون سے ہیں ان کی شکلیں کیا کیا ہیں اور ان کو درست کرنے کا انسان کو ایک بہترین موقعہ میسر آجاتا ہے کیونکہ جب دشمن پہچانا جائے اس وقت دشمن کو شکست دینا زیادہ آسان ہوتا ہے بہ نسبت ایسے دشمن کے جو نہ پہچانا جائے نہ پتہ چلے کہ کس سمت سے حملہ کر رہا ہے۔ تو نمازیں قبلہ نما بھی ہیں اور دشمن کی تعیّن کرنے میں بھی بہت مدد کرتی ہیں اور اس فیصلہ میں سب سے اہم کردار بار بار کی تکبیر ادا کرتی ہے پھر عمومی طور پر یہ بات ہر انسان کے فہم میں آجاتی ہے کہ جس چیز کی کشش زیادہ ہو وہ اس چیز کے مقابل پر جس کی کشش کم ہو زیادہ قوت کے ساتھ اپنی طرف کھینچتی ہے ویسے تو دنیا میں ہر چیز ایک دوسرے کو کھینچ رہی ہے کوئی ایک بھی ذرہ نہیں جو دوسرے ذرّوں کو اپنی طرف نہ کھینچ رہا ہو اور دوسرے ذرّے اسے اپنی طرف نہ کھینچ رہے ہوں۔ لیکن ہم آپس میں ایک دوسرے سے ٹکرا نہیں جاتے ہم دیواروں کے ساتھ نہیں چمٹ جاتے ہم پہاڑوں کے ساتھ نہیں لگ جاتے اس لئے کہ زمین کی کشش عمودی طور پر ہمیں زیادہ قوت کے ساتھ اپنی طرف کھینچ رہی ہے تو اس پہلو سے ہم بعینہٖ تعیین کر سکتے ہیں کہ

اللہ تعالیٰ کی کشش کے مقابل پر

کون کون سی وہ قوتیں ہیں جو ہم پر بار بار اثر انداز ہوتی ہیں اور ہمارے قبلے کو ٹیڑھا کرتی ہیں اور کیوں خدا کی کشش ان پر غالب نہیں آتی۔ اس نقطۂ نگاہ سے جب آپ نمازوں میں اپنے نفس کے تجزیہ کے عادی ہو جاتے ہیں اور بار بار اللہ اکبر کی مدد سے اپنے اندرونی فسادات کی تعیین کرتے ہیں تو آپ کو اپنے اندر متعدد مخفی بُت نظر آئیں گے اور شرکِ خفی کی مختلف صورتیں اپنے وجود کے اندر دکھائی دینے لگیں گی۔ پس اس صورت میں نماز ایک آئینہ بن جاتی ہے جو آئینہ خانے کا سا منظر پیدا کرتی ہے۔ یعنی جس سمت میں آپ دیکھیں گے نماز کے آئینہ خانے میں آپ کو کوئی نہ کوئی مخفی بُت کوئی شرک کا دبا ہوا پہلو دکھائی دینے لگے گا اور اس کی تصحیح کرتے وقت آپ ہر کوشش کے بعد نسبتاً زیادہ موحّد بنتے چلے جائیں گے زیادہ خدا کے قریب ہوتے چلے جائیں گے پس یہ جو حرکت ہے خدا کی جانب یہ وہ مقبول چیز ہے جو کمزور انسان کی نماز کو قبولیت کے مقام تک پہنچاتی رہتی ہے اس لئے یہ خیال یہ وہم باطل ہے کہ ایک کمزور انسان کی نماز کلّیۃً رد کر دی جاتی ہے اس لئے اسے پڑھنے کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر کوشش اور جدّوجہد کے ساتھ انسان نماز پڑھتا ہے تو ہر خفیف سا فرق بھی جو پہلی حالت سے پڑتا ہے اس خفیف سے فرق کو بھی اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے وہ معمولی سی حرکت بھی جو غیر اللہ سے اللہ کی جانب کی جاتی ہے اسے اللہ تعالیٰ قبول فرما لیتا ہے اسی لئے قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْرًا يَّرَهٗ وَمَنْ يَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا يَّرَهٗ کہ تم جانتے نہیں کہ

خدا تعالیٰ کتنا لطیف اور خبیر ہے

اور کتنا اپنے بندوں کو نوازنے والا ہے۔ معمولی سے معمولی ذرہ ہے۔ ذرہ بھی نیکی جو تم کرتے ہو وہ بھی ضائع نہیں جاتی۔ وہ بھی خدا کی راہ میں مقبول ہو جاتی ہے۔

پس یہ ایک لمبی جدّوجہد جو نمازی دیانتداری سے خدا کی جانب اپنا رُخ درست کرنے کے لئے کرتا ہے اس کا ہر پہلو اسے خدا کے قریب کر رہا ہوتا ہے اس کی ہر آئندہ نماز پہلے کی نسبت زیادہ سنورتی چلی جاتی ہے اس لئے

نماز تو ایک بہت ہی عظیم الشّان جہاد ہے

بہت ہی وسیع جہاد ہے جو بہت لمبا عرصہ ایک زندگی چھوڑ کر اگر مسلسل کئی زندگیاں انسان کو ملیں اور وہ یہ جہاد کرتا چلا جائے تب بھی اس کا دوسرا کنارہ نہیں آئے گا۔ لیکن اس تمام جہاد کے دوران جسے خواہ ساری انسانی عمر پہ بھی پھیلا دیا جائے تب بھی کوئی ایک مقام بھی ایسا نہیں آئے گا جہاں وہ کھڑا ہو جائے کیونکہ اس کی نماز کی حالت درست کرنے کے لئے خود نماز میں ایسے مواقع موجود ہیں ایسے محرّکات موجود ہیں جو ہر وقت اس کو ایک نیا حُسن عطا کرتے چلے جاتے ہیں۔

دوسرا پہلو جس کی طرف نظر کرنے سے نماز کو بہتر بنانے کی راہ ملتی ہے بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ عمومی پہلو ہے جو ہر چیز پر صادق آتا ہے کہ نماز کے ہر حصّے میں جو کچھ پڑھا جاتا ہے اس پر انسان غور کرے اور اس غور کے درمیان اسے بہت سی باتیں ملنی شروع ہو جائیں گی نماز کی حالت میں نماز کے اجزاء پر غور۔ ان باتوں پر غور جو انسان نماز میں پڑھتا ہے وہی ذکر اللہ ہے اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا زیادہ فہم اللہ تعالیٰ کی عظیم صفات کا زیادہ بہتر علم اور خدا تعالیٰ کی صفات کے رنگ اپنانے کے زیادہ اچھے مواقع میسّر آنے لگتے ہیں اور بہت سی ایسی باتیں انسان کو معلوم ہو جاتی ہیں جو بغیر غور کے اگر کروڑ دفعہ بھی آپ نماز میں سے گزر جائیں تب بھی آپ کو معلوم نہیں ہوں گی یعنی نماز کی راہ میں بے شمار معارف بکھرے ہوئے ہیں ہم روز ان سے گزر رہے ہیں لیکن توجہ نہیں کرتے غور نہیں کرتے کہ کن حالتوں میں سے ہم گزرتے چلے جا رہے ہیں۔ مثلاً جب ہم کہتے ہیں اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ تو یہ دُعا ہر نماز کی ہر رکعت میں پڑھتے ہیں کوئی نماز قائم ہی نہیں رہ سکتی یہ نماز کی زندگی ہے سورۃ فاتحہ۔ جب تک سورۃ فاتحہ کو اس کی ہر رکعت میں ادا نہ کیا جائے اس کے جو پہلے حصّے ہیں اُن پر مختلف وقتوں میں میں روشنی ڈالتا رہا ہوں لیکن اس سے بہت زیادہ گہرائی کے ساتھ اور وسعت کے ساتھ اور عرفان کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سورۃ فاتحہ کے عظیم الشان محاسن پر روشنی ڈال چکے ہیں لیکن سورۃ فاتحہ تو محدود نہیں ہے

اس کا مضمون تو ہمیشہ جاری رہے گا

اور تمام سمندر بھی خشک ہو جائیں تب بھی سورۃ فاتحہ کے معارف کا احاطہ نہیں کر سکتے اس لئے ہر دور میں اس کے نئے نئے مطالب کی طرف بھی انسان کی توجہ پھرتی رہے گی اور ہر نمازی کو ہر نمازی کو میں پھر تکرار سے کہتا ہوں اگر وہ نماز میں سورۃ فاتحہ پر غور کرے تو ہر رکعت میں ہر آیت میں نئے مطالب نظر آنے شروع ہوں گے جو اس کی اپنی کیفیات اور اپنی حالتوں کے مطابق ہوں گے

ارشادِ نبوی ؐ

"مَا اَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ" (ابوداؤد)

ترجمہ

جس چیز کی زیادہ مقدار نشہ پیدا کرتی ہو اس کی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے

محتاجِ دُعا: یکے از اراکین جماعت احمدیہ بمبئی (مہاراشٹر)

اور یہ اتنا وسیع مضمون ہے کہ ہر انسان جو سورۃ فاتحہ کو ادا کرتا ہے اُس کے ظرف کے مطابق اُس کے معانی میں کچھ نہ کچھ تبدیلی ضرور ہوگی اس لئے اگر ارب ہا ارب انسان بھی سورۃ فاتحہ پر غور کریں گے تو اُن کے ظرف میں سورۃ فاتحہ کے جو معانی جھلکیں گے وہ دوسرے انسانوں سے کسی نہ کسی پہلو سے ضرور مختلف ہوں گے بہرحال۔ یہ جو کوشش ہے کہ جو انسان نمازیں پڑھے اسے ہیں ڈوبنا شروع کرے اُس پر غور کرنا شروع کرے اس سے نمازوں کی کیفیت میں بہت ہی زیادہ حُسن پیدا ہو جاتا ہے اور انسان کو

اللہ تعالیٰ نئے سے نئے عرفان عطا فرماتا چلا جاتا ہے

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دُعا خصوصیت کیساتھ نماز کو سیدھا کرنے اور نماز کو درست کرنے میں مددگار بنتی ہے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دُعا سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ جو صراط ہم مانگ رہے ہیں وہ نمازیں ہیں سے ہو کر گزرتی ہے وہ راستہ جس پر سارے انعام پڑے ہیں وہ نماز ہی کا راستہ ہے اور جب تک ہم نماز کی راہ پر چل کر اُن انعامات کو پانے کی کوشش نہیں کریں گے محض ایک خوابوں کی دُنیا میں بس رہیں گے حقیقت میں وہ انعام ہمیں کبھی بھی میسر نہیں آسکتے۔ اس مضمون پر غور کرنے سے پتہ چلتا ہے کہ کیوں نماز کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کو ضروری قرار دیا۔ اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ میں انعام پانے والوں کے رستے جو معیّن کئے گئے قرآن کریم سے صاف پتہ چلتا ہے کہ اُن میں چار انعامات چار مراتب نصیب ہوتے ہیں۔ پہلا مرتبہ صالحیت کا ہے دوسرا شہادت کا تیسرا صدیقیت کا اور چوتھا نبوّت کا تو نماز جس حد تک درست ہوگی اور سنورے گی اُس حد تک انسان درجہ بدرجہ ان مراتب کے قریب ہوتا چلا جائے گا۔ پس یاد رکھیں اگر آپ کی نماز صالح نہیں ہے تو آپ اُس رستے پر نہیں چل رہے جس پر

صالحیت کا انعام پڑا ہوا ہے

نماز صالح ہوگی تو آپ صالح کہلائیں گے اگر نماز فاسد رہے گی تو وہ انسان جو فاسد نماز پڑھتا ہے وہ صالح نہیں بن سکتا۔ اس لئے ایک ذرہ بھی نماز سے باہر نعمت نہیں ہے ساری نعمتیں نماز کے اندر آگئی ہیں۔ شہادت کے متعلق عموماً یہ تصور پایا جاتا ہے کہ گویا صرف خدا کی راہ میں جان دینے کا نام شہادت ہے حالانکہ بعض اوقات جان ایسی حالت میں بھی دی جاتی ہے خدا کی راہ میں جب انسان بے اختیار ہوتا ہے مجبور ہوتا ہے جاتی تو خدا کی راہ میں ہی ہے مگر کسی حملہ کرنے والے نے حملہ کر دیا اس میں انسان بے بس تھا مجبور ...... آنکھیں ڈال کر اس کی طرف بڑھتے ہوئے جان دینا اور چیز ہے اور خدا کی راہ میں خُدا کی خاطر ویسے مرجانا اور چیز ہے۔ تو شہادت کے بھی بہت سے مراتب ہیں یعنی ہر شہید کا مقام ایک نہیں رہتا۔ اس لئے

حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب شہید کی شہادت

کے اوپر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک کتاب لکھی اور اس کو پڑھنے سے پتہ چلتا ہے کہ بظاہر ایک لقب ہے شہادت۔ لیکن اس کے اندر بھی اتنے مراتب ہیں کہ وہ سفر بھی لگتا ہے کہ کبھی ختم ہی نہیں ہو سکتا۔ یعنی یہ نہیں ہے کہ آپ صالحیت میں داخل ہوئے اور اچانک صالحیت ختم ہوئی اور پھر شہادت کی طرف چل پڑے۔ ایک لمبا دَور ہے صالحیت کا جو بعض دفعہ انسان کی ساری زندگی پر حاوی ہوتا ہے تب بھی صالحیت کے اندر بھی انسان کا سفر ختم نہیں ہوتا اور اگلے مقام کی باری نہیں آتی تو وہ شہادت بھی ہے جو جان دینے سے ملتی ہے لیکن اس کے پیچھے ایک رُوح ہے اگر وہ رُوح موجود نہ ہو وہ شہادت شہادت نہیں ہے اور شہید نام اس لئے رکھا گیا ہے کہ شہید ہونے والا خدا کو بدبرد دیکھ رہا ہوتا ہے اور جانتا ہے کہ میرا ایک خدا ہے جس کی طرف میں جاؤں گا۔ جس حد تک یہ حضوری کا مقام کسی کو نصیب ہوتا ہے جس حد تک اس کی گواہی میں قوت پائی جاتی ہے اور ذاتی تجربہ پایا جاتا ہے کہ ہاں ایک خدا ہے اس حد تک شہادت کا مقام بلند تر ہوتا چلا جاتا ہے اور پھر یہ مقام ایک ایسا مقام ہے جو خدا کی راہ میں ایکدم جان دینے کے سوا بھی ملتا ہے اور یہ غلط ہے کہ صرف جان دینے والوں کو شہید کہا جاتا ہے۔ انبیاء بھی شہید ہوتے ہیں

اور انبیاء میں صالحیت اور شہادت اور صدیقیت اور نبوّت یہ چاروں مراتب الگ الگ نہیں ہوا کرتے۔ کہ پہلے نبی صالح تھا پھر شہید ہوا پھر شہادت سے نکل کر وہ صدیقیت میں داخل ہوا اور پھر صدیقیت سے نبوت میں داخل ہوا بلکہ

چاروں مراتب بیک وقت حاصل ہوتے ہیں

ان کو اور ہر مرتبہ اپنا درجہ کمال کو پہنچا ہوتا ہے۔ تبھی قرآن کریم نے انبیاء کے لئے صالح کا لفظ بھی استعمال فرمایا صدیق کا لفظ بھی استعمال فرمایا شہید کا لفظ بھی استعمال فرمایا اور صدیق کا بھی اور نبی کا بھی۔ اور جو کم فہم لوگ ہیں بعض غور نہیں کرتے وہ سمجھتے ہیں کہ بعض نبی صالح ہیں بعض صدیق ہیں بعض شہید ہیں۔ یہ ہو ہی نہیں سکتا۔ ہر نبی لازماً صالح بھی ہوتا ہے۔ لازماً شہید بھی ہوتا ہے لازماً صدیق بھی ہوتا ہے اور لازماً نبی بھی ہوتا ہے۔

تو زندگی میں شہادت پانے کا گُر نماز سکھاتی ہے اور زندگی میں شہادت پانے کا صرف گُر ہی نہیں سکھاتی بلکہ بتا دیتی ہے کہ ہاں تمہیں شہادت نصیب ہوگی بس وہ نماز جسمیں خدا غیب سے حاضر میں آجاتا ہے وہ نماز جو عالم الغیب والشہادۃ کو عالمِ غیب سے عالمِ شہود میں اُتار دیتی ہے

وہی نماز ہے جو شہادت کا مقام رکھتی ہے

اور وہی نماز ہے جو نمازی کو شہید بنا دیتی ہے پھر خواہ اس کی جان خُدا کی راہ میں جائے یا نہ جائے اس کا اٹھنا بیٹھنا اس کا مرنا جینا سب کچھ خدا کے لئے ہو جاتا ہے۔

پس نماز کے ذریعے آپ کو شہادت بھی نصیب ہوگی اور جب تک نماز کی شہادت نصیب نہیں ہوتی باقی شہادتیں اس کے مقام پر کوئی بھی معنے نہیں رکھتی اور وہ شہادت جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم کے ارشاد کے مطابق احسان کے نتیجے میں ملتی ہے جب آپ توجہات کو درست کرلیں جس کے لئے ایک بڑی لمبی محنت چاہیئے اور لمبی محنت کے بعد بھی خطرے سے خالی پھر بھی نہیں رہیں گے اعلیٰ مقام پر پہنچیں گے تو اعلیٰ قسم کے وساوس آپ پر حملہ کریں گے لیکن وہ کریں گے ضرور۔ جب اس حالت کو درست کریں اور اس حالت کے دوران خُدا کے حضور حاضر ہونے کی حالت پیدا کرلیں۔

گویا خُدا کو دیکھ رہے ہیں

اور خُدا آپ کو دیکھ رہا ہے وہ مقامِ شہادت ہے جو

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ

کی دُعا ہمیں بتاتی ہے کہ صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ

ھُوَ النَّاصِرُ
خُدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

کراچی میں
معیاری سونا کے معیاری زیورات بنوانے اور خریدنے کے لئے تشریف لائیے

الرؤف جیولرز

۱۶ خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری شمالی ناظم آباد کراچی
فون نمبر - ۶۱۷۰۶۹

اسے ہمارے خدا ہم عبادت کی راہ سے تجھ سے وہ راہ تلاش کرنے آئیں ہیں جو راہ اُن چاروں مقامات تک بالآخر انسان کو پہنچا دیتی ہیں۔ پس صدیقیت بھی اسی مقام کے آخر پہ ہے آخر پہ تو نہیں کہنا چاہیئے آخری مقام سے پہلے ایک مقام آتا ہے اور وہ مقام کبھی کوئی ایسا مقام نہیں جو ایک دم شروع ہوا اور ایک دم ختم ہوا جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے۔

تمام زندگی بلکہ زندگیوں کے تسلسل بھی ان مقامات پر حاوی نہیں ہو سکتے

یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ممکن کو بیک وقت وہ سارے مقام عطا فرماتا ہے پھر ان مقامات کی لذتیں بھی ان کو بخشتا ہے۔ اور وہ چاروں مقامات کا حق ادا کر رہے ہوتے ہیں لیکن ایک انسان اگر صالحیت کے مقام پر بھی پہنچ جاتا ہے تو ایک بہت عظیم الشان مقام ہے اور جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے نماز سے آپ پہچان لیں گے نماز صالح ہو گئی تو آپ بھی صالح ہو گئے۔ نماز شہید ہو گئی تو آپ بھی شہید بن گئے۔ نماز صدیق ہو گئی تو آپ بھی صدیق ہو گئے۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نمازوں کے متعلق فرمایا کہ تم کہیں غلط فہمی میں مبتلا نہ ہو جانا کہ ابو بکر بھی تمہارے جتنی نمازیں پڑھتا ہے یا ہماری جیسے پڑھتا ہے اس کی نمازیں بعض ایسی ہیں جو ستر گنا زیادہ مرتبہ رکھتی ہیں ان عام نمازوں سے ستر گنا تو ایک تکمیل کا لفظ ہے اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ بعینہٖ ستر عدد شمار کر کے اتنے گنا بلکہ ستر کا لفظ عربی میں تکمیل کے معنی دیتا ہے ایک وسعت کے معنی دیتا ہے بہت زیادہ کے معنی رکھتا ہے۔ دوسرا حصہ جو سورۃ فاتحہ کے بعد یا تلاوت کے بعد ہمارے سامنے آتا ہے وہ تلاوت ہے اب تلاوت کے لئے بھی انسان کو ایک سے زیادہ آیات مختلف نمازوں کے لئے یاد رکھنی چاہیئیں۔

عموماً بچوں کو جب ہم نمازیں سکھاتے ہیں

تو بچوں کو قُل ھو اللہ احد سکھا کر یہ بتا دیا جاتا ہے کہ سورۃ فاتحہ کے بعد ان دو رکعتوں میں قُل ھو اللہ پڑھ لینا۔ اور بعد میں آخری دو رکعتیں اگر ہر تو ان میں بغیر قُل ھو اللہ کے بھی نماز ہو گی لیکن یہ سمجھایا نہیں جاتا یعنی اس توجہ اور شدت کے ساتھ نہیں سمجھایا جاتا کہ یہ کم سے کم ہے۔ اور اس سے زیادہ تمہیں یاد کرنا چاہیئے کیونکہ نماز کی حالت میں تلاوت ایک اور رنگ رکھتی ہے نماز کے بغیر تلاوت ایک اور رنگ رکھتی ہے۔ اور قرآن کریم نے جب یہ فرمایا وَقُرْاٰنَ الْفَجْرِ اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْهُوْدًا کہ یہاں فجر کی نماز کی تلاوت مراد ہے چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم فجر کی نماز کی تلاوت کو بہت لمبا کیا کرتے تھے اور صحابہ بھی آپ کے رنگ میں فجر کی نماز کی تلاوت کو بہت لمبا کرنے کے عادی ہوتے تھے پس اگر اتنا لمبا نہ بھی سہی تو کیوں فرق کیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ وسلم نے کیوں فرق کیا باقی نمازوں کی تلاوتوں کے مقابل پر صبح کی نماز کی تلاوت کو کیوں لمبا کیا اس لئے کہ آپ سمجھتے تھے کہ قرآن کریم کیا فرماتا ہے وہاں قرآن الفجر سے مراد محض عام تلاوت نہیں بلکہ فجر کی نمازیں قرآن کی تلاوت ہے جو اگر فجر کے مضمون کو لمبا کیا جائے تو فجر سے پہلے کی تہجد کی تلاوت پر بھی اطلاق پا سکتا ہے تو تلاوت کے رنگ بدلنے چاہئیں

تلاوت میں تنوع پیدا کرنا چاہیئے

اور جب آپ تلاوت کے مضمون میں داخل ہوں گے تو ہر آیت جو آپ سنتے ہیں وہ اپنے ساتھ ایک نیا پیغام لے کر آئے گی۔ ایک نیا مضمون آپ پہ کھلنا شروع کر دے گی۔ پس آپ اپنے بچوں کو ایک سے زیادہ سورتیں یاد کرائیں خواہ مختصر ہوں۔ اور معانی کے ساتھ یاد کرائیں۔ اور یہ سمجھا کر یاد کرائیں کہ جب تم نماز پڑھو تو ان کے معانی سے گزرو۔ یہ مضمون تو بہت لمبا ہے میں ایک حصہ فی الحال بیان کر کے اس کو ختم کروں گا۔ اس کے بعد پھر ان شاء اللہ بعض دوسرے پہلوؤں پہ آئندہ روشنی ڈالوں گا۔

سُبحان ربی العظیم۔ جب ہم رکوع میں جاتے ہیں تو سبحان ربی العظیم پڑھتے ہیں عظیم کا کیا معنی ہے اور سبحان کیوں ساتھ پڑھا جاتا ہے اور

سبحان ربی کیوں کہتے ہیں سبحان ربنا کیوں نہیں کہتے

یہ سارے خیال انسان کے دل میں اٹھتے ہیں یہ سارے سوال پیدا ہوتے ہیں سب سے پہلے تو میں عظیم کے معنی بتاتا ہوں کہ عظیم کے معنی ہیں کیا عظیم کا لفظی اردو میں ترجمہ تو بڑا ہے بہت بڑا لیکن اللہ اکبر کا مطلب بھی بڑا ہے اللہ سب سے بڑا ہے کبیر کا مطلب بھی بڑا ہے عظیم میں باقی بڑائی کے مقابل پر کیا فرق پایا جاتا ہے عظیم لفظ جسم پر بھی بولا جاتا ہے اور وسعت پر بھی اس میں لمبائی اور طوالت کے معنی نہیں پائے جاتے بلکہ وسعت جسم کے لحاظ سے اگر ظاہری طور پر اس لفظ کا اطلاق کریں تو عظیم الجثہ کہتے ہیں ایسے شخص جو بہت بڑا پھیلا ہوا جثہ رکھتا ہو عظیم پہاڑ ہوتا ہے اور طوالت کے معنی اس لحاظ سے ضرور پیدا ہو جاتے ہیں کہ وہ اونچائی کی طرف دیکھیں عظمت کو تو وہ طوالت بن جاتی ہے چوڑائی کی طرف دیکھیں تو وہ چوڑائی ہو جاتی ہے اور بحیثیت مجموعی حجم کا تصور عظمت کے ساتھ ایک تعلق رکھتا ہے۔ افق تا افق پھیلی ہوئی چیز عظیم ہو گی۔

زمین و آسمان پر یکجائی نظر ڈالیں

تو وہاں کبیر کا لفظ نہیں ذہن میں آئے گا بلکہ عظیم کا لفظ آئے گا۔ اور عظیم کا لفظ صرف ظاہری چیزوں پر نہیں بلکہ معنوی چیزوں پر بھی اطلاق پاتا ہے بلکہ زیادہ تر معنوں میں پر اطلاق پاتا ہے مثلاً صفات کے لحاظ سے عظیم وہ شخص ہو گا جس کے اندر صفات بہت بڑائی رکھتی ہوں۔ ان میں حوصلہ زیادہ ہو ان میں مرتبہ زیادہ ہو اور روحانی لحاظ سے ایک عظیم شخص وہ ہو گا جس کی روحانیت کا تصور آپ نہیں کر سکتے اسی طرح عظیم کا لفظ صفات حسنہ اور شخصیتوں کے او پہ بولا جاتا ہے اور طاقتوں کے اوپر بھی بولا جاتا ہے عظیم سلطنت سے مراد صرف یہی نہیں کہ اس سلطنت کا پھیلاؤ زیادہ ہے بلکہ اس کا مرتبہ زیادہ ہے اس کا رعب زیادہ ہے۔ عظیم شخص بھی اس شخص کو کہتے ہیں کہ جو ایک سے زیادہ جہتیں اپنے اندر رکھتا ہو۔ صرف ایک جہت میں ترقی نہ کرتا ہو یا ایک جہت میں اس نے بڑائی حاصل نہ کی ہو بلکہ ایک سے زیادہ جہتوں میں اس نے بڑائی حاصل کر لی ہو۔ ہر دفعہ جب عظیم کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس میں مقابلے کے معنی کوئی نہیں ہوتا جو علوّ میں پایا جاتا ہے لیکن رعب کے معنی ایک لازمی حصہ ہے عظمت کا جب آپ کسی شخص کے مقابل پر کسی پہلو سے چھوٹے ہوں اور وہ آپ سے بڑا ہو خواہ وہ زندہ وجود ہو خواہ وہ مردہ وجود ہو یعنی جسد ہو ایسی صورت میں آپ کے دل میں اس کی عظمت کا خیال آئے گا پہاڑ کو خواہ وہ کتنا بلند ہو آپ بہت دور سے دیکھیں تو آپ کو اس کی عظمت کا خیال نہیں آئے گا جب آپ اُس کے قریب پہنچ جائیں یہاں تک وہ آپ پر حاوی ہو جائے اس کا رُعب آپ پر بیٹھ جائے تو

پھر آپ اُسے عظیم کہیں گے

بے اختیار دل سے اس کی عظمت کا خیال اُٹھے گا۔ اسی طرح جس شخص کو بھی آپ یا جس ذات کو آپ عظیم کہتے ہیں اس کا کچھ نہ کچھ رُعب قبول کرتے ہیں تو عظیم کہتے ہیں۔ بادشاہ اپنے ماتحتوں کو عظیم نہیں کہتا دل بڑھانے کے لئے کہہ دے تب بھی اس کا معنی یہ ہوتا ہے کہ تم اپنے چھوٹوں کے مقابل پر عظیم ہو لیکن اپنے مقابل پر اس کو عظیم نہیں سمجھتا اس لئے کہ عظمت میں ایک رُعب کا مفہوم بھی پایا جاتا ہے جب تک وہ رعب طاری نہ ہو اس وقت تک عظمت کا تصور قائم نہیں ہوتا پس عظمت اپنے ساتھ ایک رعب کا مضمون رکھتی ہے جو حاوی ہو جائے کسی چیز پر اور عظمت کا تصور تب بڑھتا ہے جب انسان ایسی چیز کے قریب جائے اور روس کی سلطنت بھی عظیم ہو گی لیکن آپ باہر بیٹھے ہوئے ہیں آپ کو اس سے کیا وہ ایک فرضی عظمت ہے۔ لیکن جس سلطنت میں آپ رہ رہے ہوں اس کی عظمت کا احساس اور رنگ رکھتا ہے جس سلطنت کو دور سے دیکھ رہے ہیں اس کی عظمت

کا احساس اور رکھتا ہے پھر کسی کی عظمت براہ راست آپ پر اثر انداز بھی ہو رہی ہو وہ بالکل اور چیز ہے اور وہ جو براہ راست اثر انداز نہ ہو رہی ہوں وہ بالکل اور بات ہے جیسا کہ میں نے کہا تھا کہ

پہاڑ کے قریب جاکر اس کی عظمت کا احساس ہوتا ہے

لیکن اگر زلزلے کی کیفیت پیدا ہو رہی ہو اس وقت اگر باد و باراں ہو بجلی کی کڑکیں ہوں اور پہاڑ ان سب ہیبتوں کے ساتھ رونمائی کر رہا ہو جو پہاڑ کے لفظ کے ساتھ وابستہ ہیں پہاڑ کے معنی کے ساتھ وابستہ ہیں تو پھر پہاڑ کی عظمت اور طرح سے جلوہ گر ہوگی پس جب آپ ربی العظیم کہتے ہیں تو عظمت کے وہ سارے معانی جو بھی انسان تصور کر سکتا ہے وہ سارے خدا تعالیٰ کی ذات کی طرف منسوب کر دیتے ہیں اور الف لام لفظ عظیم میں وہ ساری وسعتیں پیدا کر دیتا ہے جو عرب الف لام کے ساتھ منسوب کیا کرتے ہیں یعنی یہ معنی بھی ہو جائیں گے کہ اصل عظمت تو خدا ہی کی عظمت ہے یہ معنی بھی ہو جائیں گے کہ تمام عظمتیں جتنی بھی ہیں کامل طور پر خدا کی ذات میں پائی جاتی ہیں اور غیر اللہ میں نہیں پائی جاتیں اور اس کے علاوہ بھی الف لام کے جتنے معانی ہیں مستغرق معنی دیتا ہے یہ لفظ وہ سارے خدا تعالیٰ کی ذات میں اکٹھے کر دیئے جائیں تب العظیم کے معنی سمجھ آئیں گے۔ اور پھر دوسرا پیغام آپ کو یہ ملتا ہے کہ العظیم آپ نے اس وقت کہا جب آپ نے حرکت کی جھکیں ہیں کسی کے سامنے جس کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے اس کی حضوری کو محسوس کیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ کوئی وجود آپ کے سامنے ابھرا ہے ورنہ تو خدا ہر وقت موجود ہے عین جھکتے وقت کیوں آپ نے کہا کہ سبحان ربی العظیم دوبارہ توجہ ہو اپنے رب کی عظمت کی طرف مرکوز کرنے کے لئے یہ احساس دلانے کے لئے کہ وہ عظیم جسے تم دور کی حالت سے دیکھا کرتے تھے ایک غفلت کی آنکھ سے دیکھا کرتے تھے اب محسوس کر دکہ وہ تو تمہارے قریب تر آگیا ہے عبادت کے وقت اور اتنا قریب آیا ہے کہ تم نے جسمانی حرکت کے ذریعہ اس کے وجود کو محسوس کیا ہے اس کے سامنے جھک گئے ہو اور ربی کے لفظ میں میرا رب کہہ کر اس میں ایک اور بھی مضمون پیدا کر دیا یعنی ایسے شخص کے سامنے آپ نہیں جھکے جس کی دشمنی کا خوف ہے۔

ایک ایسے وجود کے سامنے جھکے ہیں جس سے آپ خیر کی توقع رکھتے ہیں

سمجھتے ہیں کہ وہ آپ کی طرف ہے وہ آپ کے دائیں طرف ہے آپ کے بائیں طرف نہیں ہے یعنی آپ کے ساتھی ہے آپ کے دشمن نہیں پس سبحان ربی العظیم کہہ کر جو یہ خدشات تھے کہ اتنے بڑے وجود کے سامنے جا رہے ہیں جو خیر و شر کی تمام طاقتیں رکھتا ہے کیا بنے گا ہمارا ربی کہہ کر ایک دعا سکھا دی آپ کو اور یہ دعا وہ بھی کرنے لگ جاتے ہیں در حقیقت جو سمجھتے ہیں کہ ہمارا تھا نہیں ہم اس کو اب بنانا چاہتے ہیں جب کسی طاقتور کے ساتھ ہیں کوئی دشمن بن جاتا ہے تو اس وقت وہ دشمن بھی اپنا بنا لیا کرتا ہے اس کو یہ بتانے کے لئے کہ اگر میں پہلے نہیں بھی تھا تو اب میں تمہارا ہو جاتا ہوں۔ تو ربی کا لفظ اپنے سارے مضامین اپنے اندر رکھتا ہے ایک ایسا شخص جو خدا سے دور رہا ہو جب وہ جھکتا ہے خدا کے حضور اور اس کی عظمت کو اپنے سامنے پاتا ہے تو ربی کہہ کر یہ بتانا چاہتا ہے کہ

میں تیرا ہوں عملاً اور مجھ سے اپنوں والا سلوک کرنا

مجھ سے غیروں والا سلوک نہ کرنا دوسری طرف تمام دوسری عظمتیں اس کے مقابل پر زائل ہو جاتی ہیں اور عنقا ہو جاتی ہیں جب انسان ربی العظیم کہہ کر اپنے رب کو اپنی طرف منسوب کرنے لگتا ہے کئی عظمتوں کے خیال اس کے دل پر حاوی ہو گئے ہیں جب کہتا ہے میرا رب سب سے بڑا ہے یا میرا رب سب سے عظیم ہے تو باقی ساری عظمتیں اس کے مقابل پر گھل جاتی ہیں اور بے حقیقت ہو کر رہ جاتی ہیں تو ربی العظیم کو پڑھنا غور کے ساتھ

اور ربوبیت کو اپنی طرف منسوب کرنا اور عظیم رب کی ربوبیت کو اپنی طرف منسوب کرنا۔ اس کے اندر کئی قسم کی دعائیں آجاتی ہیں ہر قسم کا انسان دنیا میں کسی نہ کسی عظمت کے ساتھ واسطہ ضرور رکھتا ہے یہاں تک کہ ایک طالب علم ہے اس کو اپنا استاد عظیم دکھائی دے رہا ہوتا ہے۔ علم کے میدان میں وہ اُس سے سیکھ رہا ہوتا ہے وہ اس پر حاوی نہیں ہوتا استاد کا علم اس پر حاوی ہوتا ہے ہر زندگی کے میدان میں ہر شعبہ میں کسی نہ کسی وجود کی عظمت کا احساس رہتا ہے تو نماز میں جا کر اچانک آپ کو یہ پیغام ملتا ہے کہ وہ تو ساری معمولی عظمتیں ہیں اصل میں تو میرا رب عظیم ہے اور جو رب عظیم ہے اس سے کیوں نہ ہم عظمتیں حاصل کریں۔

ہر عظمت کے لئے اسکی طرف کیوں نہ جھکو

پس زندگی کے ہر شعبہ میں ہر چیز کا حصول اور اس کی طلب خدا کی مدد کی محتاج ہو جاتی ہے۔ جب آپ ربی العظیم کہتے ہیں اور اس کا اقرار کرتے ہیں علاوہ ازیں سبحان کا لفظ آپ کو بتاتا ہے کہ دوسری ساری عظمتیں جو آپ نے دیکھیں تھیں دنیا میں وہ نقائص سے پاک نہیں تھیں کئی پہلوؤں سے ان عظمتوں میں بظاہر بڑی عظیم الشان چیزیں تھیں مگر جب ہم نے قریب سے دیکھا یا نہ بھی دیکھا تو عقلاً ہم جانتے ہیں کہ ان کے اندر ضرور خلاء موجود ہیں نقائص موجود ہیں کمزوریاں ہیں اور مختلف، بڑی بڑی عظیم شخصیتوں کا تذکرہ بھی آپ پڑھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان کے اندر بعض ایسی کمزوریاں پائی جاتی تھیں بعض بھیانک کمزوریاں پائی جاتی تھیں کہ ان کمزوریوں پر نظر پڑے تو کوئی بھی عظیم نہ رہے یہ تو اللہ تعالیٰ کی ستاری ہے کہ اس نے ہر انسان کو اپنی ستاری کے پردے میں ڈھانکا ہوا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ جس نظر سے انسان اپنے وجود کو دیکھ سکتا ہے اس نظر کے ساتھ اگر غیر اسکو دیکھیں تو اس کی ہر عظمت کا پردہ چاک چاک ہو جائے جن کو آپ نیکیاں سمجھتے ہیں ان کے اندر بھی بہت سی خامیاں رہ جاتی ہیں جو کرنے والے کو پتہ ہوتا ہے کہ کیا ہیں اس لئے انبیاء جب اپنے وجود کے اندر نگاہ ڈالتے ہیں اور ان کی تہوں تک پہنچتے ہیں تو جب وہ یہ کہتے ہیں ؎

کرم خاکی ہوں میرے پیارے نہ آدم زاد ہوں

تو ایک عجیب دردناک روح کی پکار ہوا کرتی ہے اس میں کوئی مبالغہ نہیں ہوتا ایک ایسے عارف باللہ کی دردناک چیخ ہے جو سب نیکیوں کے باوجود جانتا ہے کہ کچھ بھی نہیں ہے خدا کے فضل کے سوا اور اس کی ستاری کے سوا میری کوئی بھی حقیقت نہیں ہے۔ تو اس سے بڑی عظمت کہاں متصور ہو سکتی ہے جو نبی کی ذات کی عظمت ہے خدا کے بعد تو جب سبحان ربی العظیم آپ پڑھتے ہیں تو سبحان کا لفظ آپ کو بتاتا ہے کہ سب عظمتیں جھوٹی اندر سے معنی اور کھوکھلی تھیں اور ان کے اندر حقیقت میں پس پردہ ایسے بھیانک مناظر تھے جو کسی عظمت کو بھی عظمت نہیں دیتے۔ لیکن

دیکھو میرا رب کتنا عظیم ہے

کہ اسکی عظمتیں ہر برائی سے پاک ہیں اور اس کی ہر عظمت ہر برائی سے پاک ہے۔ پس سبحان ربی العظیم میں جب آپ خدا کی عظمتوں کا تصور کرنے لگیں اور اس کے مناظر بدلنے لگیں اپنے ذہنوں میں اپنی حالتوں اور کیفیات کے مطابق تو کون کہہ سکتا ہے کہ یہ تکرار بوریت پیدا کر سکتی ہے یا انسان سے اکتاہٹ محسوس کرنے لگتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ جسم ساتھ نہیں دے سکتا لیکن اگر آپ کا ذہن آپ کا ساتھ دے آپ کی روح آپ کا ساتھ دے تو ایک رکوع ختم ہی نہیں ہو سکتا کبھی چنانچہ قرآن کریم مومنوں کو وہم راکعون فرماتا ہے کہ ظاہر روحانی رکوع میں نہ بھی ہوں تب بھی

ان کی ساری زندگی رکوع بن جاتی ہے

اس لئے کہ وہ عظمت کا بار بار کا تصور خدا تعالیٰ کا اتنا اُن کے نفس پر حاوی ہو جاتا ہے انسان ان کے خیالات پر قبضہ کر لیتا ہے کہ پھر وہ ہمیشہ گویا ایک رکوع کی حالت میں رہتے ہیں یعنی خدا کی عظمتوں کے سامنے ان کی روحیں جھک کر رہتی ہیں نظر نہیں اٹھا سکتیں سر خدا کے سامنے پھر ہمیشہ کے لئے ختم ہو جاتے ہیں پس سبحان ربی العظیم کا مضمون بظاہر چھوٹا دفعہ آپ نے پڑھا لیکن اگر آپ اس کو غور سے پڑھیں اور اس کے اندر ڈوبنے کی کوشش کریں تو الٰہی عظمتوں کا مضمون تو ایک لا متناہی مضمون ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ پھر اسے ربی کے ساتھ منسوب کر کے پڑھیں پھر اسے سبحان کے لفظ پر غور کر کے پڑھیں تو انفرادی طور پر آپ کو اپنے نقائص دور کرنے اور یہ احساس دلانے کے لئے کتنے عظیم الشان مواقع میسر آئیں گے کہ آپ اگر سچ مچ عظیم بننا چاہتے ہیں تو

اپنے آپ کو بھی نقائص سے ساتھ ساتھ پاک کریں

محض ایسی حمد اختیار کر لیں جو لوگوں کی نظر میں بڑائی پیدا کرے کافی نہیں ہے اندرونی نقص جب تک آپ نہیں کھنگھالیں گے اور دور نہیں کریں گے اس وقت تک آپ فخر سے یہ نہیں کہہ سکیں گے کہ سبحان ربی العظیم ورنہ تو وہ بھی کسی اور رب کا عظیم ہو گا تمہارا رب تو عظیم نہیں رہے گا اگر تم اس کی طرف حقیقت میں توجہ نہیں کرتے اسی کیفیت کی قدر نہیں کرنے اور اسے پیار کی نظر سے نہیں دیکھتے یعنی عظمت وہ جو خرابیوں سے پاک ہو تو ایک دور خاتم تک کا راستہ کھلتا ہے جس پہ انسان بیک وقت سفر کر سکتا ہے۔ ایک عظمتوں کا مثبت حصول اور وہ عظمتیں حاصل کرنا جو خدا کی ذات کے ساتھ تو وابستہ ہیں کیونکہ خدا عظیم ہے اس پہ غور کرنا اور پھر خدا کی ان صفات کو اختیار کرنا جنہوں نے

آپ کے دل پر عظمت کا رعب قائم کیا

اور پھر انسانوں میں ان صفات کو جلوہ گر دیکھنے کے بعد یہ تجزیہ کرنا کہ ان صفات کے ساتھ کون کون سی خرابیاں وابستہ ہوتی ہیں جو ان کی عظمت کو کھوکھلا کر دیا کرتی ہیں بے معنی کر دیا کرتی ہیں۔ اور پھر چن چن کر جیسے ایک دانے صاف کرنے والی کبھی ان کو اچھالتی ہے کبھی پھٹکتی ہے کبھی ہاتھوں سے چن چن کر مختلف رنگ کی چیزیں مختلف شکلوں کی چیزیں الگ الگ کر کے رکھ دیتی ہے اور اور پھر وہ صاف کر دیتی ہے اُسی طرح اپنے نفس کی چھان اور پھٹک کا سبحان ربی العظیم اتنے مواقع دیتا ہے اتنے مواقع فراہم کرتا ہے کہ انسان اس صفائی کے دور میں بھی اپنی عمریں بسر کر سکتا ہے یہ درست ہے کہ نماز کا ہر پہلو اپنی ذات میں بہت ہی وسعتیں رکھتا ہے اور یہ ناممکن ہے کہ انسان ان تمام وسعتوں سے ہر نماز میں ہر پہلو سے فائدہ اٹھا جائے اگر یہ کوشش کرے تو نماز غالب آ جائے گی اور انسان نماز پہ غالب نہیں آ سکتا اسی لئے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے یہ عجز کا مضمون بھی ساتھ سکھایا کہ دیکھو تم نیکیاں تو کرو لیکن حوصلے کے ساتھ تسلی کے ساتھ تھوڑی تھوڑی اپنی توفیق دیکھ کر اور

رفتہ رفتہ آگے بڑھو

کچھ تھوڑا سا آرام کر لیا کچھ تلولہ کر لیا کبھی صبح چلے کبھی شام کو چلے کبھی موسم کا خیال کر لیا ان سارے امور کو مد نظر رکھتے ہوئے فرمایا تم تسلی اور حوصلے سے قدم بڑھانا ورنہ نیکیاں تمہیں توڑ دیں گے تم نیکیوں کو نہیں توڑ سکتے۔ نیکیاں تم پہ غالب آ جائیں گی۔ یعنی تمہیں بے طاقت کر کے دکھا دیں گی بے بس کر کے دکھا دیں گی۔ تم نیکیوں پہ غالب نہیں آ سکتے پس جب یہ مضمون بیان کئے جاتے ہیں نماز کے پاکیزگی اور نیکی کے تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ آپ ایک ہی سیکنڈ میں ایک ہی لمحہ میں

ان امور کے ہر پہلو پہ حاوی ہونے کی کوشش شروع کر دیں جو آپ کے سامنے بیان کئے جاتے ہیں ہر شخص اپنے اپنے مقام اور مرتبے پر الگ الگ کھڑا ہے اور اگر وہ اپنے نفس کے تجزیے کی عادت رکھتا ہے تو اُس کو علم ہے کہ وہ کہاں ہے ورنہ خدا جانتا ہے کہ ہر انسان کس مقام پہ کھڑا ہے۔

نماز تو آپ کو رستے دکھا رہی ہے

اشارے کر رہی ہے کہ اگر مجھے تم دیانت داری اور خلوص سے اختیار کرو گے تو میں تمہاری ہر ضرورت کے لئے کافی ہو جاؤں گی۔ میں تمہارے ہر تصور کو پہنچتی ہوں تمہارا ہر تصور مجھ سے کوتاہ ہے میں اس سے زیادہ انعام دینے کی طاقت رکھتی ہوں۔

پس اس جہت سے نماز کے ساتھ محبت پیدا کریں اس کو سمجھ کر پڑھنے کی کوشش کریں اس سے پورا استفادہ کرنے کی کوشش کریں اسے سنوارنے کی کوشش کریں گویا کہ جب آپ نماز سنوارتے ہیں تو خود سنورتے ہیں۔

نماز کے ذریعہ ہی آپ کی اصلاح ہوتی ہے

یہی ہے جو آپ کو صالح بناتی ہے۔ یہی ہے جو آپ کو شہادت عطا کرتی ہے یہی ہے جو آپ کو صدیقیت کے مقام تک پہنچاتی ہے۔ اور یہی ہے جو نبوت کے رنگ آپ میں پیدا کرتی ہے۔ نبی تو بھی بنتا نہیں تو نبوت کے رنگ پیدا کر دیتی ہے بعض نماز انسان کے وجود میں اور یہ بھی ایک عجیب وسیع مضمون ہے یعنی ضروری نہیں کہ نبوت کا لقب خدا تعالیٰ کی طرف سے عطا ہو یہ تو ایک بہت ہی عظیم الشان مقام ہے جو نبوت کے اندر لمبے سفر کے بعد نصیب ہوتا ہے لیکن اس کے سوا نبوت کے جہاں تک رنگوں کا تعلق ہے وہ تو ہر طرف پھیلے ہیں مومنوں کی جماعت میں پس صالحیت سے گزرتے ہوئے نبوت کے رنگوں تک پہنچانے کے لئے بھی نمازیں ضروری ہے۔ یہ باتیں اپنی سوسائٹی میں عام کریں اپنے گھروں میں اس کے چرچے کریں اپنی نمازوں کو درست کرنے لگیں اور جب آپ یہ شروع کریں گے پھر آپ کو محسوس ہو گا کہ عبادت ہے کیا۔ پھر ایک نئے قسم کے خدا سے آپ کو تعارف ہو گا۔ جو غیب سے حاضر ہونے لگے گا جس کا حسن وجود پکڑنے لگے گا۔ وہ تصور کی دنیا کا خدا نہیں رہے گا بلکہ

ایک حُسن اور پیار کا مجسمہ

بن کر آپ کے سامنے آ کھڑا ہو گا۔ تب وہ دل میں محبت کا شعلہ نازل ہو گا جس کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بارہا متفرق جگہوں پر کئی رنگ میں ذکر فرماتے ہیں ؎

بن دیکھے کس طرح کسی مہ رُو پہ آئے دل
کیسے کسی خیالی صنم سے لگائے دل

جب تک خدا حاضر میں نہیں آتا جب تک وجود نہیں پکڑتا اس سے محبت ہو ہی نہیں سکتی اور جب تک محبت نہیں ہوتی نماز میں وہ ولولہ اور وہ زندگی اور وہ جان پیدا نہیں ہوتی جس سے نماز خود بخود قائم ہو جایا کرتی ہے اس کی راہ میں ابھی بہت سی مشکلات ہیں بہت سی روکیں ہیں بہت سی ختنیں کرنی پڑیں گی بہت سی جدوجہد کرنی پڑے گی لیکن دعاؤں کے ساتھ اور صبر و استقامت کے ساتھ اگر آپ یہ کوشش کریں گے تو انشاء اللہ تعالیٰ ہم میں سے ہر شخص اپنی ہر نماز کی ہر حرکت کے ذریعہ اپنے رب کے پہلے سے زیادہ قریب تر ہوتا چلا جائے گا۔

درخواست ہائے دعا :- مکرم نعیم الحق صاحب سمبل پور اڑیسہ سے بنگال کے سابق صدر مکرم محمد فرقان علی صاحب بہت بیمار ہیں ان کے صحت و سلامتی کیلئے اپنی خالہ جان اور بچوں اور اپنی اہلیہ صاحبہ اور اپنی صحت و سلامتی اور خیر و کت کیلئے نیز مکرم محمد ابراہیم صاحب صدر جماعت پنکال کی صحت و سلامتی کے لئے ● مکرم خواجہ عبد الحفیظ صاحب، ذاتی بھدر واہی اپنے چھوٹے بھائی عزیز فاروق احمد خانی جو عرصہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

تحریک دعا صدقات اور روزہ

پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت بہیمانہ کارروائیوں کا سلسلہ جاری ہے مرکزی ہدایات کی روشنی میں یہاں خصوصی دعاؤں صدقات کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ ۳ امان کو نفلی روزہ بھی ہے۔ بیرونی جماعتیں بھی اس کا اہتمام فرما دیں۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے مسنون ہے کہ دعا اور صدقہ ردّ بلا کا ذریعہ اور تقدیر مبرم کو بھی ٹال دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس دور ابتلا کو امن سے بدل دے اور حکومت پاکستان اور مخالفین احمدیت اسلامی اور انسانی قدروں کو پہچاننے کی توفیق پائیں۔ آمین۔ ؎

عدو جب بڑھ گیا شور و فغاں میں
نہاں ہم ہو گئے یار نہاں میں

(مسیح موعود علیہ السلام)

—(ادارہ)—

پیشگوئی مصلح موعودؓ — بقیہ صفحہ ۲

بات کی خوشی کہ وہ مولوی صاحب سے خندہ پیشانی سے پیش آئے اور تواضع کی بلکہ انہوں نے بخوشی اس روزہ دعا وغیرہ کرنے کی اجازت دی۔ باوجود اس کے کہ اس مقدس کمرہ میں ان کی کپڑے کی دکان ہے کرایہ داران موصوف جو ایک ہندو اور ایک سکھ دوست ہیں نے کاروبار کی پرواہ نہ کرتے ہوئے کہ وہ بہت متاثر ہو رہا ہے تقریباً ۱½ گھنٹے ہم کو اس مقدس کمرہ میں نوافل کی ادائیگی کی اجازت دی اور لینے ذمہ دار افراد کی چائے وغیرہ سے تواضع بھی فرمائی جس کے لئے ہم ان کے بہت مشکور و ممنون ہیں۔

چونکہ جشن پیشگوئی مصلح موعودؓ کی تقریبات کی ساری کارروائی ویڈیو فلم تیار کی جانی تھی اس کے فلمانے کے لئے سردار نریندر سنگھ صاحب سردار سٹوڈیو قادیان نے اپنی خدمات پیش فرمائی اور ساڑھے چھ بجے شام ہی احمدیہ ایریا میں اپنے کیمرے وغیرہ کے ساتھ تشریف لے آئے انہوں نے بسوں کا قافلہ آنے سے پہلے دفتر نظارتیں میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کی فوٹوز کو فلم کیا۔ اور قافلہ آنے کی اطلاع کے ساتھ ہی احمدی ایریا کے مرد، نوجوان بچے جو گیٹ مسجد مبارک کے سامنے زیر سب سڑک کثیر تعداد میں پہنچ گئے تھے۔ انہوں نے بسوں اور جیپ کے قافلہ کا بڑی دھوم دھام سے استقبال کیا۔ اس موقعہ پر محترم ملک صلاح الدین صاحب ایم اے ناظر اعلیٰ قادیان بھی

استقبال کرنے والوں میں بنفس نفیس موجود تھے۔ بسوں اور جیپ کی آمد پر استقبال کے پورے منظر کو فلمایا گیا اور محترم حکیم محمد دین صاحب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ نے پیشگوئی مصلح موعود کا پس منظر اور سفر ہوشیارپور کے حالات اور صد سالہ پیشگوئی مصلح موعود کا قدرے تفصیل سے اپنی استقبالیہ تقریر میں ذکر کرتے ہوئے ہوشیارپور سے آنے والے قافلہ کا خیر مقدم کیا اور ۱۹ر فروری کی شب کو ساڑھے آٹھ بجے استقبالیہ کارروائی اختتام پذیر ہوئی۔

ذیلی تنظیمات مجلس انصار اللہ و مجلس خدام الاحمدیہ و لجنہ اماء اللہ نے بھی جشن مصلح موعود کی تقریبات کو کامیاب بنانے میں بھرپور حصہ لیا اور یہ جملہ پروگرام تمام تنظیموں کے بھرپور تعاون اور بصد شوق حصہ لینے سے نہایت کامیاب طور پر انجام پایا الحمد للہ علیٰ ذالک

مسجد اقصیٰ میں ۲۰ر فروری کے منعقدہ جلسہ کے تقریری پروگرام کی پوری کارروائی کو فلمایا گیا۔ اور احمدیہ ایریا کے مقدس مقامات اہم عمارتوں اور مینار کی بلندی سے قادیان کی آبادی کی تصاویر لی گئیں۔ اس کے بعد خدام و اطفال کی کھیلوں کے پروگرام تھے اور پھر ظہر و عصر کی نمازیں ادا کرنے کے بعد بہشتی مقبرہ میں پہنچ کر مزار مبارک پر خواتین و حضرات نے نہایت عاجزی و تضرع سے اسلام کی شوکت و سربلندی کے لئے اجتماعی دعا کی۔ اس موقعہ پر بہشتی مقبرہ کے قیام کی غرض و غایت

بھی بیان کی گئی۔ اور اجتماعی دعا کے بعد خدام و اطفال کے کھیلوں کے پروگرام کے بعد تقسیم انعامات کی کارروائی ہوئی اور بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا و کھیلوں کے پروگرام و تقسیم انعامات کی کارروائی کو بھی فلمایا گیا باوجود اس کے کہ آسمان ابر آلود تھا۔ اور گاہے بگاہے بوندا باندی بھی ہو رہی تھی۔ لیکن سب کام پروگرام کے مطابق طے پا رہے تھے۔ جشن پیشگوئی مصلح موعودؓ کے موقعہ پر خواتین نے اپنے اجلاس میں اور خدام نے اپنے پروگراموں میں شیرینی تقسیم کرنے کا اہتمام کیا۔ اور ۲۰ر فروری کی شام کے لئے قادیان کے تمام احمدیوں مرد۔ عورتوں۔ بچوں کے لئے لنگر خانہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام پر زردہ۔ پلاؤ کی ۱۳۱ دیگیں تیار کی گئی تھیں۔ اور ساڑھے چودہ سو سے اوپر تعداد کھانا کھانے والوں کی تھی۔ بہت سے مہمان بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ تقسیم طعام کے لئے افراد خانہ کی تعداد کے مطابق پرچیاں جاری کر دی گئی تھیں۔ اور چار بجے شام سے ہی

کھانے کی تقسیم شروع کر دی گئی تھی۔ تاکہ احباب کو کھانا حاصل کرنے میں سہولت رہے اور سردی اور بوندا باندی ہونے کی وجہ سے انہیں رات پڑنے سے قبل کھانا تقسیم کر دیا جائے۔ ۱۹ر فروری کی رات کو منارۃ المسیح پر بجلی کے قمقموں بڑے بلبوں کو روشن کیا گیا۔ اور ان پر قمقموں کی لڑیاں رنگ برنگی بلندی سے نیچے تک لٹکا کر اسے دلہن کی طرح سجایا گیا۔ انجمن کی تمام عمارتوں مساجد اور بازاروں کو جھنڈیوں اور بجلی کے قمقموں سے آراستہ کیا گیا اور احمدی آبادی نے اپنے اپنے مکانوں پر بجلی کے قمقمے۔ دیئے موم بتیاں جلا کر چراغاں کیا ہوا تھا اور سارا ایریا بالعموم نور نظر آ رہا تھا۔ ان تمام مناظر کو بھی فلمایا گیا۔

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر اہتمام جلسہ اور کھیلوں کا پروگرام الگ ہوا جس کی رپورٹ الگ صفحہ پر دی گئی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی زندگیوں کو اسلام کے سانچے میں ڈھالنے کی توفیق دے آمین

نتیجہ امتحان دہندگان نظارت دعوۃ و تبلیغ کتاب توضیح مرام

قسط نمبر ۲

جماعت احمدیہ کیرنگ

نام	نمبر	نام	نمبر
مکرم شیخ حلیم الدین صاحب	۷۳/۱۰۰	مکرمہ امۃ العزیز	۵۶
،، ریاض احمد خان صاحب	۷۰	،، کوثر بیگم	۵۶
عزیزہ امجد احمد خان	۶۳	،، قریشہ بیگم	۵۷
،، شیخ رحیم	۵۵	،، قدوسہ بیگم	۵۲
مکرمہ منفیہ بیگم صاحبہ	۶۱	،، نفیسہ بیگم	۶۰
،، محمودہ بیگم صاحبہ بقاء الرحمن صاحب	۵۸	،، شمسورا بیگم	۴۴
،، امۃ الکبریٰ بنت یوسف خاں	۶۲	،، شریفہ بیگم	۳۳
،، صدیقہ بیگم ،، فتح العابدین	۵۵	،، مرزانہ بیگم	۲۸
،، تاجرہ بی بی A	۲۷	،، شاہدہ بانو	۴۷
،، تاجرہ بی بی B	۴۰	،، نصیرہ بیگم	۴۲
،، صفدر النساء	۲۳	،، خالدہ بیگم	۲۶
،، امۃ البیگم	۴۴	،، مدینہ بیگم	۴۱
،، امۃ العزیزہ	۷۰	،، رضیہ سہارا بیگم	۳۸
،، خورشیدہ بیگم	۵۵	،، مبارکہ بیگم	۲۳
،، روشن بیگم	۵۵	،، نصیرہ بیگم بنت عبدالستار خاں	۳۳
،، تاجرہ بی بی صاحبہ اہلیہ شیخ جبار	۶۲	،، امۃ الکریم	۴۹
،، امۃ الرؤف صاحبہ	۶۵	،، امۃ القدوس	۵۰
،، حبیبہ بیگم صاحبہ	۶۱	،، انیسہ بیگم	۳۳
،، زاہدہ فرحت	۵۷	،، صفیہ بیگم	۳۳
،، رابعہ بشریٰ	۶۰	،، نصرت بیگم	۳۴
،، امۃ المرشد	۶۳	،، حمیدہ بیگم	۳۳
،، تسنیمہ بیگم	۵۹	،، خورشیدہ بیگم	۳۴
،، امۃ الکریم	۵۸	،، عصمت بیگم	۳۳
،، فائقہ بیگم	۵۴	،، نسیمہ اختر	۳۳

(باقی آئندہ)

از شعبہ نشر و اشاعت لجنہ اماء اللہ قادیان

پیشگوئی مصلح موعودؓ پر سو سال پورے ہونے کی خوشی میں

لجنہ اماء اللہ قادیان کی تقریبات

الحمد للہ ثم الحمد للہ! کہ پیشگوئی مصلح موعودؓ پر سو سال پورے ہونے کی خوشی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے مطابق لجنہ اماء اللہ قادیان نے جلسہ مصلح موعودؓ پوری شان کے ساتھ منایا۔ مختصر رپورٹ درج ذیل ہے۔

اس سلسلہ میں مورخہ ۱۵/۲/۸۶ سے لوکل انجمن احمدیہ قادیان کی طرف سے روزانہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے کسی ایک پہلو پر تقریر کا پروگرام بعد نماز عصر رکھا گیا تھا۔ لجنہ اماء اللہ قادیان کی ممبرات ۸۰٪ تقریباً روزانہ تقریر سننے کے لئے بیت الفکر اور صحن حضرت اماں جان میں جمع ہوتی رہیں۔

علمی مقابلہ جات

مورخہ ۱۶/۲/۸۶ کو لجنہ اماء اللہ اور ناصرات کے مندرجہ ذیل مقابلہ جات کروائے گئے۔

زیر صدارت محترمہ خورشید بیگم صاحبہ بشریٰ صادقہ چیمہ صاحبہ کی تلاوت سے پروگرام کا آغاز ہوا۔ محترمہ مبارکہ شاہین صاحبہ نے نظم خوش الحانی سے سنائی۔ لعدہٗ مقابلہ حسن قرأت لجنہ و ناصرات شروع ہوا۔ جس میں ۱۰ لجنہ اور ناصرات کی ۱۱ ممبرات نے شرکت کی۔ اس کے بعد مقابلہ لجنہ اماء اللہ کا نظم خوانی شروع ہوا۔ کل ۱۵ ممبرات نے کلام محمود سے مختلف نظمیں پڑھ کر مقابلہ میں حصہ لیا۔

مورخہ ۱۷/۲/۸۶ کو پیشگوئی مصلح موعودؓ کا امتحان لیا گیا۔ جس میں ۸۳ ممبرات لجنہ اور ۱۲۷ ناصرات نے شرکت کی۔

ورزشی مقابلہ جات

مورخہ ۱۸/۲/۸۶ زنانہ جلسہ گاہ میں پردہ کے انتظام کے ساتھ کھیلوں کا پروگرام عمل میں آیا۔ لجنہ اور ناصرات کی مندرجہ ذیل کھیلیں کروائی گئیں۔ جس میں لجنہ و ناصرات کی ۱۵۰ ممبرات نے حصہ لیا۔ کبڈی۔ کھو کھو۔ بوری ریس۔ سلو سائیکل۔ چاٹی ریس۔ آبسٹیکل ریس۔ مینڈک دوڑ۔ غبارہ ریس۔ ڈم ریس۔ اس موقعہ پر لجنہ کی طرف سے چائے کی دکان بھی لگائی۔ تمام مقابلہ جات میں حصہ لینے والی ممبرات میں ٹافیاں تقسیم کی گئیں۔

سفر ہوشیارپور

اس موقعہ پر خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کرنے کے لئے ہوشیارپور میں شیخ مہر علی صاحب کے مکان پر جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے چلہ کشی کی تھی اور جہاں خدا تعالیٰ نے آپ کی دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے ایک اولوالعزم فرزند کی بشارت دی تھی۔ لجنہ قادیان کی ۷۰ ممبرات بذریعہ بس مردوں کے قافلہ کے ساتھ ہوشیارپور گئیں۔ اور وہاں اس بابرکت کمرہ میں تمام بہنوں نے باری باری دعائیں کیں۔ اور نوافل ادا کئے۔ اسی طرح نماز ظہر و عصر جمع کروانے کے بعد اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں تمام ممبرات نے شرکت کی۔ اللہ تعالیٰ ان دعاؤں کو شرف قبولیت بخشے اور غلبۂ اسلام ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

پروگرام جلسہ یوم مصلح موعودؓ

مورخہ ۲۰ فروری صبح ۹ بجے سے ۱۱ بجے تک مردانہ پروگرام میں لجنہ اماء اللہ کی ممبرات نے بھی شرکت کی۔ پھر ٹھیک ۱۱ بجے لجنہ اماء اللہ کا علیحدہ پروگرام نصرت گرلز اسکول کے صحن میں شروع ہوا۔ محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ کی زیر صدارت بشریٰ صادقہ چیمہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے کاروائی کا آغاز ہوا۔ عزیزہ راشدہ رحمٰن نے نظم پڑھی۔ لعدہٗ مکرم مولوی حکیم محمد دین صاحب نے پردہ کی رعایت سے تقریر فرمائی۔ آپ نے پیشگوئی مصلح موعودؓ کا تفصیلی پس منظر بیان کرتے ہوئے اس پیشگوئی کو کہ کس رنگ میں پوری ہوئی با وضاحت بیان کیا۔

بعد ازاں محترمہ حضرت سیدہ امۃ القدوس بیگم صاحبہ نے بہنوں سے خطاب فرمایا آپ نے فرمایا کہ آج کا دن وہ مبارک دن ہے جب حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پیشگوئی المصلح الموعودؓ کا اعلان فرمایا تھا۔ آج اس پر ۱۰۰ سو سال گزر چکے ہیں۔ اس پیشگوئی کو پورا ہوتے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ پیشگوئی کے وعدہ کے مطابق جلد جلد بڑھے اور پیشگوئی کا ایک ایک لفظ آپ کے اوپر پورا ہوا۔ آپ کے کارناموں کا مختصر ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ نے عورتوں کی اصلاح کے لئے درس القرآن عورتوں میں علیحدہ دینا شروع کیا۔ جس سے اس وقت کی ممبرات نے فائدہ اٹھایا۔

پھر ۱۹۲۲ء میں لجنہ اماء اللہ کا قیام فرمایا۔ آپ نے پردہ کی پابندی کے ساتھ ہر کام میں عورتوں کو حصہ دلوایا۔ خلافت کے ساتھ وابستگی۔ تبلیغ کا جوش دینی علوم سیکھنے اور مالی قربانی کرنے کی روح آپ نے عورتوں میں پیدا کی۔

محترمہ موصوفہ نے خطاب جاری رکھتے ہوئے موجودہ حالات کا مختصر ذکر کرتے ہوئے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے فرمان کے مطابق ہر بہن کو تبلیغی جہاد میں حصہ لینے کی طرف توجہ دلائی۔ خطاب کے بعد محترمہ نصرت سلطانہ صاحبہ نے سیدنا حضرت مصلح موعودؓ کی ۱۹۴۴ء کی معرکۃ الآراء تقریر سے چند اقتباسات سنائے۔ ازاں بعد عزیزہ امۃ الرؤف بشریٰ نے "میں تجھے رحمت کا ایک نشان دیتا ہوں" کے عنوان پر تقریر کی۔

لعدہٗ نظم محترمہ مریم سلطانہ صاحبہ نے

"اے فضل عمر تیرے اوصاف کریمانہ"

پڑھی۔ بعد ازاں عزیزہ امۃ الحبیب نے تقریر کی۔ عنوان تھا "حضرت مصلح موعودؓ کا بچپن" اس کے بعد ناصرات کی دو بچیوں نے عزیزہ طیبہ صدیقہ اور رخسانہ ممتاز نے پیشگوئی کے ان الفاظ پر روشنی ڈالی

"خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ زمین کے کناروں تک شہرت پائے گا"۔ "سیرت حضرت مصلح موعودؓ" اس عنوان پر آخری تقریر عزیزہ مظفر محسنہ نے کی۔ اور نظم صفیہ بیگم صاحبہ نے پڑھی۔

"بڑھتی رہے خدا کی محبت خدا کرے"

لعدہٗ محترمہ صدر صاحبہ نے دعا کروائی۔ جلسہ کے اختتام پر تمام ممبرات لجنہ و ناصرات میں شیرینی تقسیم کی گئی۔ دوران تقسیم شیرینی عزیزہ راشدہ مرزا نے نظم

"ذکر خدا پہ زور دے ظلمت دل مٹائے جا"

پڑھی۔

اجتماعی دعا بہشتی مقبرہ

ظہر و عصر کی نماز کے بعد بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا ہوئی۔ جس میں تقریباً تمام ممبرات نے شرکت کی۔

اشاعت فنڈ پیشگوئی مصلح موعودؓ

پیشگوئی مصلح موعودؓ پر سو سال پورے ہونے کی خوشی میں تمام ممبرات لجنہ و ناصرات نے اشاعت فنڈ جمع کیا۔ جس کی کل رقم ۸۰۹/۴۰ روپے جمع ہوئی۔ اسی طرح مورخہ ۱۸/۲/۸۶ کو ورزشی مقابلہ جات کے دن اور جلسہ مصلح موعودؓ مورخہ ۲۰ فروری دونوں دن دکان لگائی گئی جس کا خالص منافع ۱۰۰/- روپے ہوا۔ اور وہ پیشگوئی مصلح موعودؓ کے اشاعت فنڈ میں دیا گیا۔

چراغاں

اس خوشی کے موقعہ پر مورخہ ۲۰ فروری کی شام قادیان کے احمدیہ محلہ میں چراغاں کا انتظام تھا جس میں ہر گھر میں موم بتیوں اور بجلی کے بلبوں سے سجایا گیا۔ اور تمام ممبرات لجنہ و ناصرات نے بھی اس خوشی میں اپنے اپنے گھروں میں چراغاں کیا۔ اس تاریخی اور مبارک تقریب کو انتہائی خوشی اور جوش کے ساتھ منایا۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دعائے مغفرت: مکرم ماسٹر محمد حبیب اللہ صاحب آف گوملا (بہار) لکھتے ہیں کہ ان کے چھوٹے بھائی مکرم محمد صفی اللہ صاحب قضائے الٰہی سے ربوہ میں وفات پا گئے ہیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔ مرحوم کی مغفرت اور بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق۔

پیشگوئی مصلح موعودؓ کی صد سالہ تقریبات

مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کے زیر اہتمام

از مکرم مولوی عبد الکریم صاحب طلکانہ قائمقام مہتمم مقامی مجلس خدام الاحمدیہ قادیان

ہر سال ہی ۲۰ فروری یوم مصلح موعودؓ کے موقعہ پر مجلس خدام الاحمدیہ قادیان کی طرف سے اس دن کو شایان شان طریق پر منایا جاتا ہے۔ مگر امسال حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اس ارشاد گرامی پر کہ اس مرتبہ اس تقریب کو نہایت شاندار طریق پر منایا جائے کیونکہ اس پیشگوئی کے مکمل ہونے پر اس مرتبہ پورے سو سال کا عرصہ گذر رہا ہے۔ لہٰذا حضور کے ارشاد گرامی کی روشنی میں مجلس مقامی قادیان نے اس مرتبہ درج ذیل تفصیل کے مطابق اس تقریب کا انعقاد کیا۔

(۱)۔ علمی مقابلہ جات خدام و اطفال

مورخہ ۱۸/۲/۸۶ اور ۱۹/۲/۸۶ کو علی الترتیب اطفال کے مقابلہ جات۔ تلاوت نظم خوانی اور تقاریر اسی طرح خدام کے حُسنِ قرأت۔ نظم خوانی اور تقاریر کے مقابلہ کروائے گئے اور ان مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے اطفال و خدام کو انعامات تقسیم کروائے گئے۔

(۲)۔ ورزشی مقابلہ جات خدام و اطفال

مورخہ ۱۷/۲/۸۶ تا ۲۰/۲/۸۶ بتفصیل ذیل مقابلہ جات ہوئے۔

اطفال:- بیڈ منٹن۔ دوڑ ۱۰۰ گز۔ تین ٹانگ کی دوڑ۔ میوزیکل چیئر۔ غبارہ ریس وغیرہ۔ پنجابی کبڈی۔

خدام:- نیشنل کبڈی۔ دوڑ ۱۰۰ گز کرکٹ۔ فٹ بال۔ والی بال اور بیڈ منٹن وغیرہ۔

مذکورہ بالا تمام مقابلہ جات میں نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کئے گئے۔

(۳)۔ روحانی پروگرام

مورخہ ۱۴/۲/۸۶ تا ۲۰/۲/۸۶ اس مرتبہ لوکل طور پر ہفتہ مصلح موعودؓ منایا گیا جس میں جملہ خدام و اطفال بھائی پورے ذوق و شوق سے حصہ لیتے رہے۔

سفر ہوشیار پور

ہر سال ۲۰ فروری سے ایک روز قبل خدام بھائی بذریعہ سائیکل اُس مقام پر جاتے تھے جہاں حضرت مسیح موعودؑ نے چلہ کشی فرمائی۔ جس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے آپ کو پسر موعود کی پیشگوئی سے نوازا اس مرتبہ مرکزی انتظام کے تحت انصار خدام اور لجنہ کا مشترکہ پروگرام بنایا گیا۔ دو بسوں کے ذریعہ لوگ ہوشیارپور گئے۔ جس میں ۶۵ خدام نے شرکت کی وہاں جاکر اس کمرہ میں جہاں حضور علیہ السلام نے دعائیں کی تھیں نوافل ادا کئے اور دعائیں کیں۔

چراغاں

اس موقعہ پر ایوانِ خدمت، گیٹ مدرسہ احمدیہ پر مجلس مقامی کی طرف سے روشنی کے قمقمے لگائے گئے اور خدام نے اپنے اپنے گھر میں چراغاں کیا اور ۲۰ فروری کی رات کو ہر گھر میں چراغاں ہوا اور احمدیہ محلہ ایک خوبصورت منظر چراغاں پیش کر رہا تھا۔

اجتماعی دعا

مورخہ ۲۰ فروری کی شام بوقت ۴ بجے بہشتی مقبرہ میں اجتماعی دعا ہوئی جس میں تمام خدام و اطفال نے شرکت کی۔

تقسیم انعامات:- اس روز بعد اجتماعی دعا احمدیہ گراؤنڈ میں علمی و ورزشی مقابلہ جات کے بعد محترم امیر صاحب مقامی کی صدارت میں محترم صدر صاحب مجلس انصار اللہ مرکزیہ نے اطفال کو اور محترم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام کو انعامات تقسیم کئے۔ نمایاں پوزیشن حاصل کرنے والے خدام و اطفال کے علاوہ نمازوں میں زیادہ حاضری والے خدام و اطفال مجلس کے ساتھ تعاون کرنے والے خدام و اطفال نو احمدی خدام و اطفال اور مضافات قادیان کے خدام و اطفال کو انعامات تقسیم کئے گئے۔ کم از کم ۸۰۰ روپے کے انعامات تقسیم ہوئے۔

تقسیم شیرینی:- بعد تقسیم انعامات و دعا گراؤنڈ میں حاضر انصار۔ خدام اطفال کو مجلس مقامی کی طرف سے شیرینی تقسیم کی گئی۔

مورخہ ۲۱/۲/۸۶ کو صبح ممبران صدر انجمن احمدیہ قادیان۔ ممبران لوکل انجمن احمدیہ۔ ممبران مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ و مقامی ممبران مجلس انصار اللہ مرکزیہ و مقامی کے گھروں میں اور بعض اور غرباء دیہاتی کو برفی تقسیم کی گئی (منجانب مجلس مقامی)

دیگر:- حضرت مصلح موعودؓ کے نام پر اس موقعہ پر بعض غرباء کو بصورت نقد رقم و اجناس امداد دی گئی رقم ۱۵۷۵ روپے اور جنس بصورت چاول آٹا ۲۰ کلو۔

یوم مصلح موعودؓ کی تقریب کے سلسلہ میں کئے گئے پروگراموں کی اجمالی رپورٹ پیش ہے بالآخر دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری اس حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور جلد اسلام و احمدیت کے غلبہ کا دن ہم سب کو دکھائے اور ہم سب کو مقبول اور احسن رنگ میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق خدمت دین و سلسلہ کی توفیق بخشے آمین

ان تقریبات میں درج ذیل بزرگان کے تعاون کی مجلس بے حد ممنون ہے۔

(۱) محترم امیر صاحب مقامی قادیان۔
(۲) " صدر صاحب مجلس انصار اللہ۔
(۳) " صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔
(۴) " جنرل سیکرٹری صاحب لوکل انجمن۔
(۵) " چوہدری نورالدین صاحب۔
(۶) " عبد العزیز صاحب اختر۔
(۷) " ڈاکٹر بشیر احمد صاحب ناصر۔
(۸) " قریشی انعام الحق صاحب۔
(۹) اور ان تمام انصار و بزرگان و خدام کی جنہوں نے کسی نہ کسی رنگ میں تعاون فرمایا۔ فجزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء +

ولادت

خاکسار کے برادر نسبتی عزیزم مجیب محمد ابن مکرم فضل محمد صاحب مرحوم آف یادگیر کو اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۸۶ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے۔ بچے کا نام "فضل محمد" تجویز کیا گیا ہے۔ احباب جماعت سے زچہ بچہ کی صحت و سلامتی نیز بچے کے نیک صالح خادم دین بننے اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے نیز خاکسار کی خوشدامن محترمہ خدیجہ بیگم صاحبہ یادگیر بیمار ہیں کامل صحت کے لئے دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔

خاکسار - بشارت احمد حیدر قادیان

درخواست ہائے دعا

—— مکرم سید ظہیر الدین محمود احمد صاحب بریلی سے اعلان کرواتے ہیں کہ موصوف کے نسبتی بھائی مکرم عبد الجبار صاحب بنارسی صدر جماعت موتی ہاری لمبے عرصہ سے بیمار چلے آرہے ہیں۔ موصوف کی صحت کاملہ کے لئے اور ایک بیٹا اور ایک بیٹی قابل شادی ہیں اُنکے مناسب رشتے طے پانے کے لئے۔ —— مکرم قاری نواب احمد صاحب قادیان کے بھائی مکرم ڈاکٹر نیاز احمد صاحب B.A اپنے کاروبار میں ترقی اور دشمنوں کے شر سے محفوظ رہنے کے لئے۔ —— مکرم قاری نواب احمد صاحب کے ہاں ۳/۲/۸۶ کو لڑکا تولد ہوا دو گھنٹہ زندہ رہ کر فوت ہو گیا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَ اِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ بعدہٗ موصوف کی اہلیہ صاحبہ جو مکرم مولوی بشیر احمد صاحب کالا افغاناں کی بیٹی ہیں سخت بیمار ہو گئیں اب صحت یاب ہو گئی ہیں نعم البدل کے لئے۔ —— مکرم نذیر احمد صاحب مشتاق کے بھائی عبد الباسط صاحب ساجد آف بڑھانوں کی Promotion کی خوشی میں انکے والد صاحب مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کرتے ہوئے درخواست دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر جہت سے مبارک کرے نیز والدہ صاحبہ کی صحت و سلامتی کے لئے اور خود عرصہ دراز سے بیمار ہیں صحت کاملہ کے لئے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ پینگاڈی کا

کامیاب سالانہ اجتماع

علماءِ سلسلہ کی تقاریر اور دلچسپ علمی و ورزشی مقابلے

رپورٹ مرسلہ: مکرمہ ایس وی رشیدہ صاحبہ پینگاڈی (کیرلہ)

الحمدللہ امسال لجنہ اماء اللہ و ناصرات الاحمدیہ پینگاڈی کو اپنا سالانہ اجتماع منعقد کرنے کی سعادت عطا ہوئی ہے۔ اجتماع کے لئے مدرسہ احمدیہ پینگاڈی میں وسیع ہال تیار کیا گیا تھا۔

افتتاحی اجلاس مورخہ ۲۹/۱۱/۸۵ کو ٹھیک ۹-۳۰ بجے اجتماع کی کارروائی کا آغاز زیر صدارت مکرمہ ایس وی رشیدہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پینگاڈی مکرمہ بی عائشہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم سے ہوا۔ مکرمہ سی شہادت صاحبہ کی قیادت میں لجنہ اماء اللہ کا عہد نامہ دہرایا گیا۔ پھر محترمہ صدر صاحبہ نے حاضرات سے خطاب فرمایا۔ آپ نے اپنی تقریر میں عورتوں کو جو بلند مقام اور مرتبہ حاصل ہے اُس کو بیان کرتے ہوئے کہا کہ آئندہ نسل کی تربیت اور تعلیم کی ذمہ داری مردوں سے کہیں زیادہ عورتوں پر ہے۔ یہ زمانہ جس میں ہم زندگی بسر کر رہی ہیں اس بات کا متقاضی ہے کہ ہم اپنی ذمہ داریاں کو صحیح رنگ میں سمجھیں اور ان کو احسن رنگ میں نبھانے کی کوشش کریں۔ بعدۂ اجتماع کے متعلقہ مختلف مقابلوں کے افتتاح کا اعلان کیا گیا۔

حسب سابق امسال بھی مختلف ذہنی و ورزشی مقابلوں کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ ناصرات الاحمدیہ معیار اوّل۔ دوئم اور ممبرات لجنہ اماء اللہ کے لئے علیحدہ علیحدہ مقابلے ترتیب دیئے گئے۔ جس میں مقابلہ حسن قرأت، حفظ قرآن، نظم خوانی (عربی۔ اُردو۔ اور ملایالم) مقابلہ سوال و جواب وغیرہ ہوئے۔ بعد ازاں برائے نماز و طعام ٹھیک ۲ بجے اجلاس برخواست ہوا۔

اجلاس دوم:۔ ٹھیک ۳ بجے اجلاس دوم مکرمہ ایس۔ وی رشیدہ صاحبہ کی زیر صدارت۔ حفظ قرآن کے مقابلہ میں اوّل آنے والی مکرمہ ایس وی زبیدہ صاحبہ کی تلاوت قرآن کریم کے ساتھ آغاز ہوا۔ بعد ازاں پیغام رسانی، میری ٹسٹ، تقاریر کے مقابلے ہوئے۔ مکرمہ صدر صاحبہ نے ممبرات کو اپنی اہم ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے کہا کہ حضرت امیر المؤمنین کی طرف سے جو بھی تحریک کی جائے وہ دراصل اللہ تعالےٰ کیطرف سے سمجھتے ہوئے کامل مستعدی کے ساتھ ان تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا ضروری ہے۔ اس کے بعد مکرمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ کی طرف سے موصول شدہ پیغام کا ملایالم ترجمہ صدر صاحبہ نے حاضرات کو سُنایا اور ان ارشادات پر عمل درآمد کی تلقین فرمائی۔

اس اجتماع میں بعض عہدیدارانِ جماعت و معززین مدعو تھے۔ جو اسٹیج کے Back side میں پسِ پردہ رونق افروز ہوئے اور اپنی قیمتی آراء و ارشادات سے نوازتے رہے۔ جن میں مکرم مولانا محمد ابو الوفاء صاحب انچارج مبلغ کیرلہ، اور مکرم صدیق امیر علی صاحب صوبائی امیر کیرلہ، مکرم ڈاکٹر بی منصور احمد صاحب نائب امیر کیرلہ۔ مکرم شفیع احمد صاحب صدر جماعتِ احمدیہ پینگاڈی، پروفیسر بی محمود صاحب جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ پینگاڈی وغیرہ شامل تھے۔ جنہوں نے عورتوں کو مخاطب کرتے ہوئے مغز بھری تقاریر کیں۔ اسلام میں عورتوں کو جو مقام اور بلند مرتبہ حاصل ہے۔ اس کی طرف حاضرات کی توجہ مبذول کرواتے ہوئے اور اس حدیث کہ "نصف اسلام حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سیکھو" کی طرف اشارہ کرتے ہوئے عورتوں کو جماعتِ احمدیہ کے زیر سایہ اچھی تربیت حاصل کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ مکرم صدیق امیر علی صاحب امیر صوبائی نے اپنی تقریر میں عورتوں میں پردہ کی اہمیت اور افادیت کو واضح کرتے ہوئے کہ اس قسم کے اجتماعات منعقد کرنے کے سلسلہ میں ممبرات لجنہ اماء اللہ پینگاڈی نے جو کردار ادا کیا ہے اس کو سراہا اور دیگر مجالس کے لئے لجنہ اماء اللہ کیرلہ کو اس نمونہ کی اتباع کرنے کی تحریک فرمائی۔

تقسیم انعامات و سندات

مختلف مقابلوں میں اوّل، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والی ممبرات کو صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ پینگاڈی نے انعامات اور سندات کامیابی تقسیم کئے۔ بعدہٗ جس کو مکرمہ ڈاکٹر مبارکہ بیگم صاحبہ نے حاضرین کی خدمت میں پیش کیا۔ مکرمہ سی شہادت صاحبہ سیکرٹری لجنہ اماء اللہ پینگاڈی نے جملہ حاضرات و معززین کی خدمت میں ہدیۂ تشکر پیش کیا۔

اجتماع سے ایک روز قبل ممبرات MUSIC AL CHAIR سے LEMOM MEL SPONE: نڈل آینڈ تریڈ LIGHTING THE CEMDLE. وغیرہ کے مقابلے کروائے گئے تھے۔ ان تمام مقابلوں میں نظم و ضبط اور دیگر انتظامات کے لئے جناب بی۔ اے حمید صاحب کی قیادت میں ممبرات مجلس خدام الاحمدیہ پینگاڈی نے بھرپور تعاون دیا۔ جملہ مقابلہ جات میں سب سے زیادہ دلچسپ ۱۲ ویں پروگرام رہا جو مکرم بی۔ اے حمید صاحب نے "تبلیغ احمدیت" "سیرت النبیؐ" وغیرہ کتاب کی مدد سے تیار کئے تھے۔

قارئین بدر کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالےٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے اور زیادہ سے زیادہ خدمت بجا لانے کی سعادت عطا فرمائے۔ آمین۔

اعلانِ نکاح و تقریبِ رخصتانہ

(۱) ا۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب عارف ناظر بیت المال آمد کی بیٹی عزیزہ راشدہ پروین سلمہا کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۲۳ فروری ۸۶ء کو عمل میں آئی۔ جس کا نکاح ہمراہ عزیز مکرم نصیر احمد انور صاحب الیکٹریکل انجنیئر ابن مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب درویش ٹاہر ربیلیو گزشتہ جلسہ سالانہ پر ہوا تھا۔ بارات میں کثیر تعداد میں اپنے احمدی بھائیوں اور بہنوں کے علاوہ کثیر تعداد میں ہمارے غیر مسلم بھائیوں اور عورتوں نے بھی شرکت کی۔ مکرم عارف صاحب کی طرف سے بھی کثیر تعداد میں غیر مسلم احباب مدعو تھے۔ بعد نماز عصر مکرم عارف صاحب کے مکان پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ قادیان نے دُعا کرائی۔

۲۔ ۲۴ر تبلیغ (فروری) کو مکرم ماسٹر محمد ابراہیم صاحب نے اپنے مکان پر دعوت ولیمہ دی۔ جس میں تقریباً ساڑھے تین صد احباب مرد و زن نے شرکت فرمائی۔ اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے احباب کرام کی خدمت میں دُعا کی درخواست ہے (ادارہ)

(۲):۔ مورخہ ۲/۲/۸۶ کو میرے خالہ زاد بھائی عزیزم عبد المنعم کی بارات دو بسوں اور نو کاروں پر مشتمل صبح روانہ ہو کر شہر انگول (اڑیسہ) پہنچی۔ مکرم مولوی سید قیام الدین صاحب برقی مبلغ سلسلہ احمدیہ نے عزیزم عبد المنعم ابن مکرم عبد المجید صاحب کا عقد عزیزہ نسیم اختر بنت مکرم اختر الحق صاحب آف انگول کے ساتھ پندرہ ہزار ایک روپیہ مہر پر پڑھا۔ محفل نکاح میں احمدیوں کے علاوہ غیر احمدی اور ہندو بھی کافی تعداد میں موجود تھے۔ خطبہ بہت پسند کیا گیا۔ ایجاب و قبول کے بعد دُعا ہوئی۔
۳ر فروری کو خاکسار کے مکان پر کوسبی اور مالع پور میں دعوت ولیمہ ہوئی۔ بارہ صد سے زیادہ احباب نے شرکت فرمائی۔ اعانت بدر میں ۱۰/- روپیہ ادا کئے گئے۔ رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے درخواست دُعا ہے۔ خاکسار۔ عبد الرحیم ابن مکرم سیٹھ عبد المجید صاحب مرحوم کرنبی سونگھڑہ

اذکروا موتاکم بالخیر

مرحوم برادرم مولانا محمد اسلم صاحب قریشی کی یادیں

از مکرم مولانا صدیق احمد صاحب منور مبلغ سلسلہ احمدیہ ناٹرے

موجودہ دَور کی تاریخِ احمدیت میں جن لوگوں کے نام ابدالآباد تک روشن ستاروں کی طرح چمکتے رہیں گے ان میں ہمارے مرحوم بھائی مکرم مولانا محمد اسلم صاحب قریشی شامل ہیں جنہوں نے ۱۰ راگست ۱۹۸۵ء کو ٹرینیڈاڈ کے ملک میں اسلامی خدمات سرانجام دیتے ہوئے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

خداوند کریم جنت میں اُن کی روح پر ہمیشہ اپنی رحمتیں نازل فرماتا رہے ان کے پسماندگان کا حامی و ناصر ہو اور انہیں صبر جمیل عطا فرمائے۔

مرحوم مولانا صاحب مبلغین کی اس روحانی فوج کے بہادر سپوت تھے جو آج سارے عالم میں اپنے محبوب امام کی عظیم قیادت میں باطل کی ہر یلغار کا مقابلہ کرنے کے لئے برسر پیکار ہے۔ خداوند کریم نے اپنے مقدس دین کے لئے مرحوم کو عظیم الشان قربانی پیش کرنے کی سعادت عطا فرمائی اور اس میں کیا شبہ ہے کہ یہ شہادت ہمیشہ کے لئے ان پر رحمتِ خداوندی کا باعث ہوگی۔

تعلیمی دَور کی تکمیل کے بعد ۱۹۶۳ء میں مرحوم مولانا صاحب کی بطور مبلغ تقرری ہوئی۔ چار سال تک چکوال ضلع جہلم میں سلسلہ کی کامیاب خدمات سرانجام دیں۔ ۱۹۶۷ء سے ۱۹۷۳ء تک ماریشس میں کام کرنے کی توفیق ملی۔ راقم الحروف کو ماریشس میں ان کے ساتھ بطور نائب عرصہ سوا دو سال جماعتی خدمات سرانجام دینے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس عرصہ میں خاکسار کو مرحوم کے قریب رہ کر ان کے علم اور تجربہ سے استفادہ کرنے کا موقع ملا۔

مرحوم تبلیغ کا کوئی موقع ہاتھ سے نہیں جانے دیتے تھے۔ قیام ماریشس کے دوران آپ نے بہت سی دیگر اہم شخصیات کے علاوہ وزیراعظم شریمتی اندرا گاندھی اور کوئین الزبتھ ثانی کو قرآن مجید کا تحفہ پیش کیا۔ حکومت کی طرف سے جب بھی آپ کو کسی فنکشن میں بطور نمائندہ جماعت شرکت کی دعوت موصول ہوئی آپ پورے تعہد کے ساتھ شامل ہوتے اور ان مواقع سے استفادہ کرتے ہوئے احمدیت کا پیغام دوسروں تک پہنچاتے۔ برٹش گی آنا ٹرینیڈاڈ میں بھی اعلیٰ خدمات کا موقعہ ملا۔

۱۶ راگست بروز جمعہ سیدی ومخدومی حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مرحوم کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کے بعد نماز جنازہ پڑھائی۔ چونکہ مرحوم مولانا صاحب موصی تھے۔ اس لئے تدفین بہشتی مقبرہ ربوہ میں ہوئی۔

آپ کے پسماندگان میں آپ کی اہلیہ محترمہ، ایک بیٹی نصرت جہاں، ایک بیٹا محمد نصیر اور چھوٹی بیٹی نبیلہ ہیں۔ آپ کا خاندان بفضل اللہ مختلف رنگوں میں جماعت کی خدمات میں مصروف ہے۔

دُعا ہے کہ خداوند کریم ہمارے مرحوم بھائی کو جنت میں عظیم مقام عطا فرمائے اور آپ کے لواحقین کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

مکرم والد جناب احمد حسین صاحب (بڑے بھائی) حیدرآباد وفات پاگئے

مکرم والد صاحب کے خاندان کے اکثر بزرگوں کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر بیعت کرنے کا شرف حاصل تھا۔ چنانچہ حضور علیہ السلام کے پُرانے اور مقرب صحابی حضرت سیٹھ شیخ حسن صاحب احمدی مرحوم کے نانا ہوتے ہیں۔ اور اسی طرح حضرت عبدالکریم صاحب سگ گزیدہ کے حقیقی بھانجے تھے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے معجزانہ دُعاؤں کا نشان تھے۔ اس طرح اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ خاندان ابتداء سے ہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے سلسلہ کا فدائی تھا۔

افسوس ۲ رنومبر ۱۹۸۵ء بروز ہفتہ دن کے ٹھیک ۲ بجے داغِ مفارقت دے کر وفات پاگئے۔

آپ اپنی ذات میں ایک انجمن تھے آپ بحیثیت فرد جماعت اور بحیثیت ایک عہدیدار بحیثیت صدر خاندان بحیثیت شفیق باپ بحیثیت دوست بحیثیت ایک بڑے بھائی کے ایسے درخشاں نقوش چھوڑے ہیں جن کی وجہ سے جماعت احمدیہ حیدرآباد آپ کو ہمیشہ یاد رکھے گی۔

آپ کو کبھی کسی عہدہ کی خواہش نہیں رہی بلکہ وہ سلسلہ کی خدمت کے لئے جو بھی عہدہ ملتا اس کو فضلِ الٰہی سمجھ کر اس کو رضائے الٰہی حاصل کرنے کا ایک ذریعہ خیال کرتے۔ آپ جماعت کے متعدد عہدوں پر فائز رہے۔ آج وہ جماعت حیدرآباد کا بڑا بھائی ہم سب کو اکیلا چھوڑ کر چلا گیا۔ وہ محبت کرنے والا وجود وہ سب کا ہمدرد وجود ہم سے جُدا ہوگیا۔ دل کو کسی طور پر یقین ہی نہیں آتا کہ بڑے بھائی ہم سے جُدا ہو گئے۔ آنکھوں میں وہ تمام نظارے وہ تمام واقعات گھوم رہے ہیں کبھی کسی بھائی کے ہاں کوئی بھی تقریب ہوتی خوشی کی یا غمی کی چھوٹی ہو یا بڑی جو بھی تقریب ہوتی بڑے بھائی کے بغیر وہ تقریب ادھوری ہوتی آپ میں انتظامی صلاحیت بہت تھی بڑے بھائی کی موجودگی ہی تقریب کی کامیابی کی دلیل ہوتی۔ ہر تقریب بڑے بھائی کے مشورہ سے طے پاتی۔ اور وہ اپنے کاروبار کو چھوڑ کر اپنی تمام مصروفیتوں کو ترک کر کے سب سے پہلے حاضر ہو کر رضاکارانہ طور پر اپنی خدمات پر لگ جاتے۔ جیسے وہ انکا ذاتی کام ہو۔ محفل کی روح رواں وہ ہوتے محفل کی جان وہ ہوتے۔ جمعہ کی نماز ہو یا عیدین کی نمازیں جماعت کے تربیتی جلسے ہوں یا جلسہ عام۔ شادی بیاہ کی تقریب ہو یا تجہیز و تدفین غرض ہر جگہ بڑے بھائی ہی منتظم ہوتے۔

آپ کسی قسم کی ڈسپلین شکنی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ کیا مجال جو آپ کے سامنے کوئی بدنظمی پیدا ہو۔ جہاں کہیں تھوڑی بھی بدنظمی نظر آتی آپ بارعب بلند آواز سے بدنظمی کرنے والوں کو ڈانٹ دیتے۔ صرف آپ کی آواز سے وہ بدنظمی دُور ہو جاتی۔ آپ کی امتیازی خصوصیت یہ تھی کہ آپ جس بات کو بُرا سمجھتے بلا روک ٹوک بلا رورعایت امیر ہو یا غریب فوراً ٹوک دیتے۔ آپ کے لئے تو سب برابر تھے۔ چنانچہ کبھی ایسا اتفاق بھی ہو جاتا کہ کسی بدنظمی پر کسی بے قصور کو غلطی سے قصوروار سمجھ کر ڈانٹ دیتے اور وہ شخص شکایت کرتا اور اپنی بے گناہی ثابت کر دیتا تو ہمارے بڑے بھائی اسی بلند بارعب آواز سے جو ان کا خاص امتیاز تھا بھرے مجموعہ میں اس شخص سے معافی طلب کر کے ساری محفل کو حیرت میں ڈال دیتے۔ اور وہ بے گناہ شخص آپ کی بلند اخلاقی جُرأت دیکھ کر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہوا ہمیشہ کے لئے آپ کی محبت میں گرفتار رہ جاتا۔

آپ کی دوسری نمایاں خصوصیت یہ تھی کہ آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خلفاء سے بے حد عشق و محبت تھی چنانچہ آپ ابتدائے خلافت ثانیہ سے ہی ہر سال پابندی سے قادیان جلسہ سالانہ پر خود بھی شرکت کرتے اور جماعت کے افراد کو بھی تحریک کرتے خاص کر اپنے خاندان کے تمام چھوٹے بڑوں کو تو بہت زور دے کر ان کے شوق کو اُبھارتے رہتے۔ ہر وقت اپنے ملنے والوں پر جلسہ سالانہ کی اہمیت کو واضح کرتے۔ مرحوم کے پسماندگان میں ۳ لڑکے اور ۷ لڑکیاں اور بیوہ موجود ہیں۔ درخواست دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صبر جمیل عطا کرتے ہوئے مرحوم کی ہدایات اور نصائح پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور مرحوم کے درجات کو بلند فرمائے۔

خاکسار۔ ارشاد حسین احمد
سیکرٹری وقف جدید و تبلیغ جماعت احمدیہ حیدرآباد

افضل الذکر لا الٰہ الا اللّٰہ

(حدیثِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)

منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چیت پور روڈ۔ کلکتہ ۷۳

MODERN SHOE CO.

31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD.

PH. 275475
RESI. 273903

CALCUTTA -700073.

"الخیر کلّہ فی القرآن"

ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے

(امام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

THE JANTA

PHONE:- 279203

CARDBOARD BOX MFG. Co.

MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD.

CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS.

15, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072

حمد و ثناء اُسی کو جو ذات جاودانی　ہمسر نہیں ہے اُس کا کوئی نہ کوئی ثانی

بی۔ ایم الیکٹرک ورکس بمبئی

خاص طور پر ان اغراض کیلئے ہم سے رابطہ قائم کیجئے:-

● الیکٹریکل انجینئرس　● الیکٹریکل ورکنگ

● لائسنس کنٹریکٹس　● موٹر وائنڈنگ

C-10 LAXMI GOBIND APART, J.P. ROAD. VERSOVA

FOUR BUNGLOWS, ANDHERI (WEST)

574108
629389 } ٹیلیفون

BOMBAY-58.

"میں وہی ہوں"

جو وقت پر اصلاحِ خلق کے لئے بھیجا گیا۔

(فتح اسلام ۔ تصنیف حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

(پیشکش)

لبرٹی بوٹ ہل

نمبر ۵-۲-۱۸
فلک نما
حیدر آباد- ۵۰۰۲۵۳

محبت سب کیلئے
نفرت کسی سے نہیں

(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

پیشکش:- سن رائز ربر پروڈکٹس ۲ ٹپسیا روڈ۔ کلکتہ ۷۰۰۰۳۹

SUNRISE RUBBER PRODUCTS,

2 - TOPSIA ROAD, CALCUTTA - 700039.

تار کا پتہ:- "AUTOCENTRE"

23-5222
23-1652 } ٹیلیفون نمبرز

آٹو ٹریڈرز

۱۶- مینگو لین۔ کلکتہ- ۷۰۰۰۰۱

ہندوستان موٹرز لمیٹڈ کے منظور شدہ تقسیم کار

HM　برائے:- ایمبسڈر ● بیڈفورڈ ● ٹریکر　HM

SKF بال اور رولر بیئرنگ کے ڈسٹری بیوٹرز!

ہر قسم کی ڈیزل اور پٹرول کاروں اور ٹرکوں کے اصلی پرزہ جات دستیاب ہیں!

AUTO TRADERS

16-MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001

ہر قسم اور ہر ماڈل کے

موٹر کار۔ موٹر سائیکل۔ سکوٹر کی خرید و فروخت اور تبادلہ

کے لئے آٹو ونگز کی خدمات حاصل فرمایئے

AUTOWINGS,

13 - SANTHOME HIGH ROAD.

MADRAS - 600004.

PHONE NO. { 76360
74350

آٹو ونگس

پرفیکٹ ٹریول ایڈس

M/S PERFECT TRAVEL AIDS.

SHED NO. C-16

INDUSTRIAL ESTATE

MADIKERI - 571201

PHONE NO. { OFFICE:- 806.
RESI:- 283.

رحیم کاٹیج انڈسٹریز

RAHIM COTTAGE INDUSTRIES.

17-A, RASOOL BUILDING.

MOHAMEDAN CROSS LANE

MADANPURA

BOMBAY -8.

رنگزین۔ فوم۔ چمڑے۔ جینس اور ویلویٹ سے تیار کردہ بہترین۔ معیاری اور پائیدار سوٹ کیس بریف کیس۔ سکول بیگ۔ ہینڈ بیگ (زنانہ و مردانہ)۔ ہینڈ پرس۔ منی پرس۔ پاسپورٹ کور اور بیلٹ کے مینوفیکچررس اینڈ آرڈر سپلائرز!

پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے

(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

منجانب :- احمدیہ مسلم مشن، ۲۰۵ - نیو پارک سٹریٹ، کلکتہ - ۷۰۰۰۱۷ - فون نمبر ۴۴۴۷۱۷

یَنْصُرُکَ رِجَالٌ نُّوْحِیْٓ اِلَیْھِمْ مِّنَ السَّمَآءِ

{تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے}

(الہام حضرت مسیح پاک علیہ السلام)

پیشکردہ: کرشن احمد گوتم احمد اینڈ برادرس، سٹاکسٹ جیون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ - بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (آڑیسہ)

پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر 294

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"

(کشتی نوح)

پیشکش :- ROYAL AGENCY

C. B. CANNANORE - 670001

H.O. PAYANGADI-670303. (KERALA)

PHONE NO. PAYANGADI-12 — CANNANORE-4498.

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" ارشاد حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ

احمد الیکٹرانکس

کورٹ روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

گڈلک الیکٹرانکس

انڈسٹریز روڈ - اسلام آباد (کشمیر)

ایمپائر ریڈیو - ٹی وی کا - اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کی سیل اور سروس!

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" (ملفوظات جلد ہشتم ص ۲۱)

الائیڈ گلو پروڈکٹس

بہترین قسم کا گلو تیار کرنے والے!

(پتہ)

نمبر ۲۴-۲/۴/۲ عقب کاچی گوڑہ ریلوے سٹیشن - حیدرآباد ۲۷ (آندھرا پردیش)

(فون نمبر :- 42916)

حیدرآباد میں

فون نمبر :- 42301

لیلینڈ موٹر گاڑیوں

کی اطمینان بخش، قابل بھروسہ اور معیاری سروس کا واحد مرکز -!!

مسعود احمد ریپئرنگ ورکشاپ (آغاپورہ)

۴۸۷-۱-۱۶ سعید آباد - حیدرآباد (آندھرا پردیش)

"بغیر لحاظ مذہب و ملت کے تم ہمدردی کرو۔"

(ارشاد حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

NIR ®

CALCUTTA-15.

پیش کرتے ہیں :

آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!